بے مثال و لازوال محبت

مرتبہ

ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے مثال ولازوال محبت

مرتب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

کمپیوٹررائز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایضاً

مطبوعہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غیر مطبوعہ

دن کام ابتداء ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جمعۃالمبارک

تاریخ کام ابتداء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 7 شوال المکرم1436ھ/24جولائی2015ء

وقت کام ابتداء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تقریباًشام سات بجے

ای میل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔aaqilh866@gmail.com

فہرس

ابتدائیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلۡحَمۡدُ للّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

حضرت مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :۔

کسی کو کسی سے ہوئی ہے نہ ہوگی
خُدا کو ہے جتنی محبت کسی کی

مزید کیا خوب فرماتے ہیں :۔

عجب پیاری پیاری ہے صورت کسی کی
ہمیں کیا خُدا کو ہے اُلفت کسی کی

اللہ تعالیٰ نے جتنی مخلوق پیدا کی اُس میں انسان کو فضیلت و منزلت عطا فرمائی یوں تو اللہ تعالیٰ کو اپنی ہر مخلوق سے محبت واُلفت ہے مگر جو محبت واُلفت انسانوں سے ہے اُس کا کوئی شمار نہیں۔انسانوں میں بھی رب تعالیٰ کو جو سب سے زیادہ محبت واُلفت ہے وہ انبیاء کرام علیہم السلام ہیں مگر انبیاء کرام علیہم السلام میں ایک ایسی ہستی جس کو اللہ تعالیٰ کی بے انتہا محبت واُلفت ہے جو بجا طور پر رب کی ربوبیت کا شاہکار ہے اُس مکرم واعلیٰ ہستی کا نام نامی اسم گرامی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب بنایا، اپنا جلوہ دکھایا، آخری نبی بنایا اور اپنے محبوب سے ایسی بے مثال ولازوال محبت واُلفت فرمائی جس کی مثال نہ تو دی جاسکتی ہے اور نہ کوئی دے سکتا ہے۔جوں جوں وقت گزرتا

بےمثل ولازوال محبت

جائے گا قرآن کریم شاہد ہے کہ محبت واُلفت میں اضافہ ہی اضافہ ہوتا جائے گاانسانی عقلوں میں اس محبت کی کوئی حد و پیمائش ہو سکتی ہے نہ یہ محبت انسانی عقلوں میں آسکتی ہے اور اس محبت و اُلفت کا نظارہ تو قیامت کے دن سبھی لوگ ملاحظہ فرمالیں گے اس محبت واُلفت کی حد یا توخُداہی جانے یااُس کا محبوب ﷺ ۔

اہلسنت والجماعت کا یہ خاصہ ووطیرہ رہاہے اور رہے گا کہ وہ اپنے پیارے نبی آقاومولیٰ، سرورِدوجہاں، سیدالمرسلین خاتم النبیین ﷺ کی شان و عظمت، تعریف وتوصیف بیان کرتے ہیں تو کچھ ناسمجھ ونادان لوگ ایسی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں کہ دیکھو تم محبت رسول ﷺ میں حد سے گزر جاتے ہو اوربہت زیادہ غلو کرنے لگ جاتے ہوجو شرک وبدعت ہے۔ (معاذاللہ)

سوچنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ سے آپ جتنی چاہیں محبت کریں اور محبت کرنی بھی چاہیے کہ یہی تو اصل ایمان کی بنیاد ہے جب بنیاد ہی کمزور ہو گی تو ایمان کیسا؟اس محبت کو شرک و بدعت کہنا جہالت۔ ہر مسلمان یعنی اپنی محدود عقل کے مطابق آقا کریم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرتا ہے یعنی جتنی اُس کی عقلی رسائی ہے اُس حد تو وہ اپنی پیارے پیارے آقا و مولیٰ ﷺ کی تعریف وتوصیف بیان کرتا ہے یا یوں کہہ لو کہ زندگی کی ابتدا سے لے زندگی کے اختتام تک بھی وہ آقا کریم کی تعریف و توصیف بیان کرے گا تو تعریف وتوصیف محدود ہی کہلائے گی۔ لیکن اُس خالق کائنات کی کیا بات ہے کہ جس نے اپنے محبوب ﷺ کو خود تخلیق کیااور ایسی تعریف و توصیف اور شان و عظمت محبت بھرے انداز میں بیان فرمائی اور فرماتا رہے گا جہاں تک کسی انسانی عقل کی رسائی نہیں، یہی نہیں کہ دنیا میں ہی میں اللہ رب العزت اپنے حبیب ﷺ کی تعریف وتوصیف بیان کرتا ہے بلکہ دونوں عالم میں اپنے محبوب ﷺ کی محبت کا

بے مثل ولازوال محبت

چرچا فرماتا ہے حد تو یہ ہے کہ قیامت کے بعد بھی اور جب اللہ تعالیٰ سب انسانوں کا فیصلہ فرما چکا ہو گا جب بھی وہ اپنے محبوب کریم ﷺ کر تعریف و توصیف بیان کرتا رہے گا اور کب تک کرے گا یہ کسی جن وبشر اور ملائکہ کے وہم وگمان میں نہیں آ سکتا تو پتہ چلا کہ محدود سے لا محدود کو کیا نسبت ہو سکتی ہے۔انسانی تعریف وتوصیف تو محدود ہے اور رب تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کرنا لا محدود۔

اب اگر اہلسنت اپنی محدود عقل کے مطابق تعریف و توصیف اور شان عظمت بیان کریں تو کچھ لوگ شرک و بدعت کے فتوے لگا دیتے ہیں۔بس یہ سمجھ لو حضور اکرم ﷺ کی جتنی چاہے تعریف و توصیف اور محبت کرو ٹھیک ہے مگر خدا نہ کہو اس کے علاوہ جتنی بھی تعریف و توصیف ،شان وعظمت بیان کرو گے نہ وہ غلو میں شمار ہو گی نہ شرک و بدعت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃاللہ فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس جذبے کے تحت کچھ قرآن حکیم کی آیتیں اکٹھی کی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم کو بہت ہی پیارے پیارے انداز میں خطاب کیا ہے جو بات خود بندوں سے کہنی تھی وہ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے دہن مبارک سے کہلوائی کیونکہ رب تعالیٰ کو اپنی بات بھی محبوب ﷺ کے دہن مبارک سے کہلوانا ہی پسند ہے اس میں محبت کی کیسی بے مثال و لازوال محبت پنہاں ہے جو صرف اور صرف محبت کرنے والے ہی جان سکتے ہیں۔اسی لئے کسی باذوق نے کہا کہ :۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر ایمان کی بنیاد رکھ

بے مثل ولازوال محبت

آیتوں کے ترجمے کیلئے ہم نے کنزالایمان ترجمہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کا انتخاب کیا ہے اور بھی بہت سے تراجم ہمارے پاس ہیں لیکن جب تراجم کا مقابلہ کرتے ہیں تو کنزالایمان ہی ایک ایسا ترجمہ نظر آتا ہے جو باادب ترجمہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے بہت مؤدب اور ادب کے دائرے میں رہ کر ترجمہ کیا گیا ہے جبکہ دوسرے تراجم میں اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا جس کی کی وجہ سے بے ادبی کا تصور ذہن میں اُبھر جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔
اور ساتھ ہی چند آیات کے تحت مختلف تفاسیر سے تفسیر بھی درج کردی ہے ،خیال یہی تھا کہ ہر آیت کے ساتھ تفاسیر سے تفسیر درج کر دی جائے مگر طوالت کے خوف سے چند آیات پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل میں اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرمائے آمین۔اور اگر مجھ سے اس کام میں کچھ سہو گیا ہو تو میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب مکرم ﷺ کی طرف رجوع کرے معافی کا طلب گار ہوں۔

نیاز مند

ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اللّٰہ تعالیٰ کا ایمان والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب سکھانا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا وَ قُوۡلُوا انۡظُرۡنَا وَ اسۡمَعُوۡا ؕ وَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۔

(البقرہ،پ1،آیت104)

ترجمہ کنزالایمان :۔اے ایمان والو رَاعِنَا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

شانِ نُزول :۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے۔"رَاعِنَا یارسول اللہ"اس کے یہ معنی تھے کہ یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح

سمجھ لینے کا موقع دیجئے یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوءِ ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں "رَاعِنَا" کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ "اُنْظُرْنَا" کہنے کا حکم ہوا مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔

مسئلہ:۔ "لِلْکٰفِرِیْنَ" میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 23)

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ:۔

1) انبیاء کرام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے۔

2) جس کلمہ میں ان کی شان میں ترک ادب کا وہم بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔

آگے فرمایا **وَاسْمَعُوْا** یعنی ہمہ تن گوش رہ کر سن لو کہ بارگاہ رسالت میں یہ جرات ہی کرنا بے ادبی ہے کہ اپنی طرف حضور (ﷺ) کی توجہ مبذول کرنے کی عرض ہو۔ بلکہ خود

بے مثل ولازوال محبت

اتنی ہوش و گوش سے متوجہ رہو کہ حضور (ﷺ) کا ہر لفظ تمہاری سماعت سے خارج نہ ہو جائے دربار نبوت کا یہی ادب ہے۔ گویا دربار نبوت میں آدمی کو ادب کا اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم و ضروری ہے **وَلِلْكَافِرِيْنَ** میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی خالص کفر ہے۔ اس سے ہمیشہ پرہیز رہے ورنہ ادنےٰ واہمہ و شائبہ کفر سے ایمان چلا جانا ممکن ہے ؎

باخدا دیوانہ باش و بامحمد ہوشیار

(تفسیر الحسنات، جلد 1، صفحہ 217)

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔

(النور، پ 18، آیت 63)

ترجمہ کنزالایمان:۔ رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یعنی حضور [ﷺ] کی پکار اور حضور [ﷺ] کی طلب کو۔ ایک دوسرے کی طرح نہ سمجھو کہ قبول کرو یا نہ کرو۔ بلکہ ان کی طلب پر فوراً حاضر ہو جاؤ اگرچہ نماز میں ہو یا کسی اور کام میں، رب فرماتا ہے۔ **استجیبو اللہ وللرسول اذا دعا کم**۔ یا حضور [ﷺ] کو ایسے القاب و آواز سے نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکار لیتے ہو، انہیں بھیا

،ابّا، چچا، بشر کہہ کر نہ پکارو۔انہیں یارسول اللہ، یا شفیع المذنبین وغیرہ ادب کے القاب سے یاد کرو۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 572)

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔
کیونکہ جس کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکاریں اس پر اجابت و تعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو اور ایک معنٰی مفسّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظّم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں "یَانَبِیَّ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ" کہہ کر۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 467)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔

(الحجرات،پ26،آیت2)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔
یعنی جب حضور میں کچھ عرض کرو توآہستہ پست آواز سے عرض کرو، یہی دربارِ رسالت کا ادب واحترام ہے۔

اس آیت میں حضور کا اجلال واکرام وادب واحترام تعلیم فرمایا گیااور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلماتِ ادب و تعظیم و توصیف و تکریم والقابِ عظمت کے ساتھ عرض کروجو عرض کرنا ہو کہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

شانِ نزول:۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقلِ سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی، بات کرنے میں آواز بلند ہوجایا کرتی تھی، جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہلِ نار سے ہوں، حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا، انھوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی، پھر آکر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا، ثابت نے کہا، یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنّمی ہوگیا، حضرت سعد نے یہ حال خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہلِ جنّت سے ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 670)

بے مثل ولازوال محبت

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۔

(الحجرات،پ26،آیت3)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

براہِ ادب و تعظیم۔

شانِ نزول:۔ آیہ یٰاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کرلی اور خدمتِ اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ۔ ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 670)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ۔

(الحجرات،پ26،آیت4)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بیشک وہ جو تمہیں حُجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

تفسیر:۔

بے مثل ولازوال محبت

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

شانِ نزول:۔ یہ آیت وفدِ بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے جب کہ حضور آرام فرمارہے تھے ان لوگوں نے حُجروں کے باہر سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارنا شروع کیا، حضور تشریف لے آئے، ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلالِ شانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 670)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

(المجادلة،پ28،آیت12)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

کہ اس میں باریابی بارگاہِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور فقراء کا نفع ہے۔

شانِ نزول:۔ سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا

موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علیِ مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمل کیا، ایک دینار صدقہ کرکے دس مسائل دریافت کئے، عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفا کیا ہے؟ فرمایا توحید اور توحید کی شہادت دینا۔ عرض کیا، فساد کیا ہے؟ فرمایا کفر و شرک۔ عرض کیا حق کیا ہے؟ فرمایا اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے۔ عرض کیا حیلہ کیا ہے یعنی تدبیر؟ فرمایا ترکِ حیلہ۔ عرض کیا مجھ پر کیا لازم ہے؟ فرمایا اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کی طاعت۔ عرض کیا اللہ تعالٰی سے کیسے دعا مانگوں؟ فرمایا صدق و یقین کے ساتھ۔ عرض کیا، کیا مانگوں؟ فرمایا عاقبت۔ عرض کیا اپنی نجات کے لئے کیا کروں؟ فرمایا حلال کھا اور سچ بول۔ عرض کیا سرور کیا ہے؟ فرمایا جنّت۔ عرض کیا راحت کیا ہے؟ فرمایا اللہ کا دیدار۔ جب حضرت علیِ مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان سوالوں سے فارغ ہوگئے تو یہ حکم منسوخ ہوگیا اور رخصت نازل ہوئی سوائے حضرت علیِ مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ (مدارک و خازن) حضرت مترجِم قدّس سرّہ نے فرمایا یہ اس کی اصل ہے جو مزاراتِ اولیاء پر تصدیق کے لئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 707)

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شان نزول:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اغنیاء اپنی عرض و معروض کا سلسلہ اتنا دراز کردیتے تھے کہ فقراء صحابہ کو کچھ عرض کرنے کا موقعہ نہ ملتا تھا۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دینار صدقہ کرکے کرکے

بے مثل ولازوال محبت

حضور [ﷺ] سے دس سوال کیئے، اس آیت پر صرف حضرت علی مرتضٰی [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] نے عمل کیا کسی اور کو موقعہ نہ ملا کہ آیت منسوخ ہو گئی (خزائن وروح البیان) خیال رہے کہ یہ پابندی حضور [ﷺ] سے خفیہ عرض و معروض کرنے پر تھی، مجلس شریف میں حاضری وعظ شریف سننے یا علانیہ طور پر کچھ عرض کرنے پر یہ پابندی نہ تھی، علی مرتضٰی [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کے سوا کسی صحابی کو اس مدت میں مشورہ کرنے کی ضرورت نہ ہوئی، ورنہ حضرت ابو بکر وعثمان غنی [رضی اللہ تعالیٰ عنہم] تو اشارہ ابرو پر لاکھوں خیرات کر دیتے تھے۔

اس کا وجوب منسوخ ہو گیا مگر استحباب باقی ہے۔ معلوم ہوا کہ رب سے عرض ومعروض کرنی ہو یعنی نماز پڑھنی ہو تو صرف وضو کافی مگر رب کے محبوب [ﷺ] سے کچھ عرض کرنا ہو تو صدقہ دینا واجب تھا۔ حضور [ﷺ] سے کلام کرنا بھی اعلیٰ عبادت ہے۔ اس جملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کے حکم سے فقراء و مساکین علیحدہ تھے، صرف مقدور والوں کو یہ حکم تھا، یہ بھی پتہ لگا کہ صدقہ کا حکم وجوبی تھا نہ کہ محض استحبابی۔

(تفسیر نور العرفان، صفحہ 868)

مذکورہ بالا آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حضور نبی کریم ﷺ کے ادب کا درس دیا ہے تاکہ کوئی مسلمان ذرا سی بھی بے ادبی کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب کو آواز نہ دے۔ کیونکہ رب تعالیٰ کو کسی طور پر اپنے محبوب و مکرم رسول ﷺ کی ذرا سی بھی بے ادبی گوارا نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو بڑے پیارے پیارے انداز سے سمجھایا جا رہا ہے کہ جب رب ہو کر میں اپنے پیارے محبوب کو پیارے پیارے دلنشین

بے مثل ولازوال محبت

انداز میں مخاطب ہوتا ہوں تو اے مسلمانوں تم اپنے آقا ﷺ کی شان و عظمت کی رفعتوں کو بیان کر کے اپنے ایمان کو جلا بخشو کیونکہ میرے محبوب کا ادب ہی ایمان کی جان ہے۔

مذکورہ بالا آیات کریمہ میں اللہ رب العزت جل جلالہ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے ادب و آداب کے طور طریقے بیان فرمائے کہ جب تم میرے محبوب کی بارگاہ میں آؤ تو کس انداز سے آؤ۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کا رب ہو کر اپنے محبوب کا ادب سکھا رہا ہے مگر جو لوگ اس بات کا خیال نہیں کرتے اُن کے متعلق ذیل کی آیات مبارکہ میں جلال خداوندی کی جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

بے ادبی پر جلال خداوندی کی جھلک

وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ۔ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيۡمٍ ۔ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ۔ عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَنِيۡمٍ ۔

(القلم، پ29، آیت 10 تا 13)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار درشت خو اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد (مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے حق میں دس باتیں فرمائیں ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا

حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا تو اس سے ہے۔

فائدہ:۔ ولید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون، اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرمادیئے اس سے سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اور شانِ محبوبیّت معلوم ہوتی ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 734)

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شانِ نزول:۔ یہ آیات ولید بن مغیرہ کے متعلق نازل ہوئیں جو حضور (ﷺ) کو مجنون کہتا تھا، قرآن کریم نے اس کے دس عیب بیان فرمائے آخر میں فرمایا کہ وہ حرامی ہے۔ معلوم ہوا کہ رب ستار العیوب ہے، لیکن جو اس کے محبوب کو عیب لگائے رب اس کی پردہ دری کر دیتا ہے۔

ولید بن مغیرہ اپنے اہل وعیال سے کہتا تھا کہ اگر تم اسلام لائے تو تمہیں اپنے مال سے محروم کردوں گا۔اس سے معلوم ہوا کہ اچھی باتوں سے روکنا ولید بن مغیرہ کا شیوہ ہے آج بھی بعض لوگ جوئے، سینما، شراب سے نہیں روکتے، ہاں میلاد شریف، بزرگان دین کا ختم انہیں بہت کھٹکھتا ہے، یہ ہے منع خیر۔

یعنی بدمزاج اور بدزبان۔ معلوم ہوا کہ یہ دونوں عیب کفار کے ہیں مومنوں کو ان سے دور رہنا چاہیے، طبیعت نرم رکھیں، زبان نہایت شیریں۔

یعنی حرام کا بچہ، حرامی، ولدالزنا، اس آیت کے نزول پر ولید اپنی ماں کے پاس پہنچا، اور بولا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دس عیوب بیان فرمائے نو کو تو میں اپنے اندر پاتا ہوں دسویں کی تجھے خبر ہے سچ بتا میں حرامی ہوں یا حلالی، سچ کہنا ورنہ تیری گردن ماردوں گا، تب اس کی ماں بولی، کہ تیرا باپ نامرد تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے بعد اس کا مال غیر لے جائیں گے تب میں نے فلاں چرواہے کو بلالیا، تو اس سے پیدا ہوا۔ (خزائن وروح وتفسیر صاوی وغیرہ)۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں حضور (ﷺ) سے عناد ہو اور حضور (ﷺ) کی بدگوئی اس کا مشغلہ ہو وہ حرامی ہوتا ہے۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 901)

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

(الکوثر، پ30، آیت3)

ترجمہ کنزالایمان:۔بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

نہ آپ، کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، آپکی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے مُتّبعین سے دنیا بھر جائے گی، آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا، قیامت تک پیدا ہونے والے عالِم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے، بے نام ونشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔

بے مثل ولازوال محبت

شانِ نزول:۔ جب سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا توکفّار نے آپ کو ابتر یعنی منقطعُ النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا۔اس پر سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفّار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا۔

(تفسیرخزائن العرفان، صفحہ 782)

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کہ نہ اسے ایمان نصیب ہو،نہ ذکر خیر نہ برکت نہ کوئی اور بہتری، نہ آخرت میں اس کی بخشش ،چنانچہ عاص بن وائل اگرچہ صاحب اولاد تھا، مگر رب نے اس کی اولاد کو ایمان کی توفیق دے کر احکماً اسے منقطع النسل بنا دیا، اب بھی دیکھا جاتا ہے کہ جن لوگوں نے حضور [ﷺ] کی بدگوئی کو اپنا شعار بنالیا، وہ اکثر لاولد ہو کر مرے۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 963)

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۔

(اللھب،پ30،آیت1)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

بے مثل ولازوال محبت

شانِ نزول :۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا " اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ بَیۡنَ یَدَیۡ عَذَابٍ شَدِیۡدٍ "اس پر ابولہب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا ؟ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب دیا۔

ابولہب کا نام عبدالعزیٰ ہے یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا بہت ہی گورا خوبصورت آدمی تھا اسی لئے اس کی کنّیت ابولہب ہے اور اسی کنّیت سے وہ مشہور تھا۔ دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 784)

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شانِ نزول :۔ جب آیت کریمہ **وانذر عشیرتك الاقربین** اُتری تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے ،اور اپنے اہل قرابت کو آواز دے کر وہاں جمع فرما کر توحید ورسالت کی تبلیغ فرمائی، تو ابولہب جل کر بولا، کہ تم ہلاک ہو جاؤ، کیا تم نے اسی لئے ہم کو یہاں جمع کیا۔ اس بد بخت کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

فائدے :۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

بے مثل ولازوال محبت

ایک یہ کہ رب کے بدگویوں کو حضور نے جواب دیا، اور حضور [ﷺ] کے بدگویوں کا رب [تعالیٰ] نے جواب دیا، دشمنان خدا کی جوابدہی سنت رسول ہے اور دشمنانِ رسول کو جواب دینا سنت الٰہیہ ہے۔

دوسرے یہ کہ جس قسم کی بکواس کفار نے حضور [ﷺ] سے کی، اسی قسم کا جواب رب نے دیا، معلوم ہوتا ہے کہ حضور رب تعالیٰ کے محبوب اکبر ہیں۔

تیسرے یہ کہ قرآن کریم نے تمام مجرموں کی سزائیں بیان فرمائیں، جن میں سب سے زیادہ سخت سزا حضور [ﷺ] کے بدگو کی ہے کہ قرآن کریم نے اس کے متعلق کبھی فرمایا زنیم، کبھی فرمایا ابتر، کبھی فرمایا تبت یدا، کبھی فرمایا لن یغفر الله لهم، ایسی سخت سزائیں کسی مجرم کی ذکر نہ ہوئیں ایسے ہی جیسے انعام حضور [ﷺ] کے ادب پر دیئے گئے، ایسے کبھی عبادت پر نہ دیئے گئے، دیکھو، ہماری کتاب سلطنت مصطفیٰ۔

چوتھے یہ بڑی شرافت، عزت و نسب والے ومال والے حضور [ﷺ] کی مخالفت سے ذلیل خوار ہوگئے، تو دوسروں کا کیا پوچھنا۔

ابولہب کا نام عبدالعزی تھا، عبدالمطلب کا بیٹا جو بنی بنت ہاجرہ کے شکم سے تھا، حضور (ﷺ) کا علاتی چچا تھا، کیونکہ حضرت عبداللہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ کے شکم سے تھے، جو عبدالمطلب کی دوسری بیوی تھیں، اس کی کنیت ابولہب تھی، بہت خوبصورت و مالدار تھا، اس کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں حضور (ﷺ) کی صاحبزادیاں رقیہ و کلثوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تھیں، اس سورت کے نزول کے بعد ابولہب نے ان صاحبزادیوں کو طلاق دلوا دی، عتبہ کو شیر نے پھاڑ ڈالا منہ سونگھ کر (عزیزی، مدارج وغیرہ) دونوں ہاتھ ہلاک ہونے سے مراد اس کی ذات کی ہلاکت ہے۔

بے مثل ولازوال محبت

اگرچہ ابولہب کی ہلاکت جنگ بدر کے ایک ہفتہ بعد ہوئی، کالے دانہ کی بیماری سے مرا، جسے عربی میں عدساء کہتے ہیں، اہل عرب اسے متعدی بیماری سمجھ کر اس سے بہت بچتے تھے، اس لئے تین دن تک اس مردود کی لاش پڑی رہی، پھول پھٹ کر بدبو دینے لگی، تب جنتی مزدوروں سے پھینکوائی گئی (تفسیر بیضاوی) مگر چونکہ یہ ہلاکت یقینی تھی، اس لئے یہاں ماضی سے ارشاد ہوا۔ خیال رہے کہ تب بددعا ہے اور و تب خبر، لہٰذا مکرر نہیں، رب کے کلام میں بددعا اظہار غضب کے لئے ہوتی ہے۔

(تفسیر نورالعرفان، 964-986-987)

خُدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

(البقرۃ، پ2، آیت 144)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

شان نزول:۔ اس کا شان نزول یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنانا پسند خاطر تھا اور اس اُمید میں آسمان کی طرف بار بار نظر فرماتے تھے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی

مرضی پوری کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی اور ایسی صورت میں نازل ہوئی کہ آپ (ﷺ) نماز میں تھے اور حکم فَوَلِّ جب آیا تو نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھرے اور جو مقتدی تھے انہوں نے بھی حضور (ﷺ) کی اقتداء میں اپنا رخ بیت المقدس سے مسجد حرام کی طرف پھیرا۔

اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کو آپ (ﷺ) کی رضا مندی اتنی منظور ہے کہ سمت قبلہ بھی آپ (ﷺ) کی مرضی کے موافق مقرر فرمائی۔ چنانچہ محض حضور (ﷺ) کی رضا کی خاطر تحویل قبلہ ہوئے اور کعبہ کو سمت سجدہ بنایا گیا اور ہمیشہ کے لیے قانون نافذ فرمایا گیا۔

ہجرت سے قبل بیت اللہ قبلہ تھا یا بیت المقدس؟

بعض کہتے ہیں کہ مکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت المقدس کی طرف توجہ فرماتے تھے اور کعبہ بھی سامنے ہوتا تھا اس حدیث کو امام احمد نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند جید ہے۔

بعض نے مطلّقاً کہا ہے کہ بیت المقدس کی طرف استقبال فرماتے تھے۔

علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مکہ میں حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا استقبال فرماتے تھے اور جب ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ تشریف لائے تو بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوئے۔

اب جریر نے بسند قوی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی جب حضور علیہ السلام نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو اللہ تعالے نے آپ (ﷺ) کو حکم فرمایا کہ بیت المقدس کی طرف استقبال فرمایا کریں۔

بے مثل ولازوال محبت

ابن جریج کہتے ہیں کہ اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف نماز پڑھی پھر مکہ میں ہی قیام کے دوران بیت المقدس کی طرف پڑھنے کا حکم ہو گیا چنانچہ تین برس مسلسل بیت المقدس کی جانب نماز پڑھی پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

پہلا قول علامہ بغوی کا صحیح اور قوی ہے۔اکثر احادیث بھی اسی قول کی تائید کرتی ہیں۔

ہجرت کے بعد حضور علیہ السلام نے کتنے زمانہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اس میں چند اقوال پیش خدمت ناظرین ہیں۔

ابوداؤد کے نزدیک.بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سترہ ماہ نماز پڑھی۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک سولہ ماہ۔

اور امام بخاری رضی اللہ عنہ کے نزدیک.بروایت.براء بن عازب رضی اللہ عنہ سولہ سترہ ماہ پڑھی

حق بات یہ ہے کہ سولہ ماہ اور کچھ دن بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اس لیے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے پانچ ربیع الاوّل.بروز پیر ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ میں بارہ ربیع الاوّل پیر کے دن تشریف لائے۔اور تحویل قبلہ کا حکم 2 ہجری 15/رجب المرجب واقعہ بدر سے دو ماہ قبل ہوا۔ جمہور علماء نے اسی قول کو معتبر قرار دیا۔

سترہ ماہ اور بعض نے نے تیرہ یا انیس یا اٹھارہ ماہ یا دو برس دو ماہ کہتے ہیں یہ سب اقوال ضعیف ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف فرما تھے تو یہودیوں نے کہنا شروع کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دین میں تو ہماری مخالفت کرتے ہیں مگر ہمارے قبلہ کا اتباع کرتے ہیں۔

بے مثل ولازوال محبت

حضور علیہ السلام نے یہ تمنا فرمائی کہ بیت اللہ جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ ہے اس کو قبلہ بنایا جائے جبریل (علیہ السلام) آسمان کی طرف گئے اور حضور علیہ السلام اللہ کے حکم کے انتظار میں آسمان کی طرف نگاہ اُٹھاتے رہے۔ نماز کی حالت میں آسمان یا اطراف میں نگاہ کا اُٹھانا اُمت کے لے لیے سخت سزا ہے لیکن محبوب کی نگاہ آسمان کی طرف ہے تو ارشاد ہوا۔

قَدۡ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِى السَّمَآءِ ہم دیکھ رہے ہیں آپ کا آسمان کی طرف منہ کرنا فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰٮهَا بے شک پھیر دیں گے ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف جسے آپ چاہتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بن سلمہ میں براء بن معرور کے انتقال کے بعد ام بشر بن براء بن معرور سے ملنے کے لیے تشریف لائے۔ ام بشیر نے حضور (ﷺ) کے لیے کھانا تیار کیا وہاں ظہر کا وقت آگیا آپ (ﷺ) نے معہ صحابہ کے بنی سلمہ کی مسجد میں نماز شروع کی جب آپ (ﷺ) دو رکعتیں پڑھ چکے تو جبریل امین علیہ السلام نے آکر اشارہ کیا آپ (ﷺ) نماز میں کعبۃ اللہ کی طرف میزاب کی جانب پھر گئے۔ جس جگہ مرد تھے وہاں عورتیں آگئیں اور جہاں عورتیں تھیں وہاں مرد آگئے غرضکہ سب نماز میں گھوم گئے اس مسجد کا نام مسجد قبلتین ہے۔ اس مسجد میں بحمدہ تعالےٰ نوافل اور ظہر کی نماز پڑھنے کی سعادت فقیر کو بھی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کے صدقہ میں بار بار حاضری نصیب کرے۔ آمین۔

حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر جارہے تھے کہ انبوہ دیکھا کہ بنی حارثہ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں اور رکوع میں ہیں انہوں نے بآواز بلند کہا

کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ کی طرف نماز پڑھی ہے وہ بھی سن کر فوراً بیت اللہ کی طرف گھوم گئے۔

صحیح بخاری میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز کا ذکر کیا ہے لیکن تحقیق یہی ہے کہ زوال کے بعد ظہر کی نماز کا ہی وقت تھا۔

ممکن ہے کہ براء بن عازب کو بنی سلمہ میں ظہر پڑھنے کی اطلاع نہ ملی ہو یا ان کی مراد یہ ہو کہ پوری نماز سب سے پہلے کعبہ کی طرف عصر کی نماز پڑھی ہو کیونکہ ظہر کی دو رکعت بیت المقدس اور دو رکعت بیت اللہ شریف کی طرف پڑھیں تھیں۔

یا یہ مقصد ہو کہ اپنی مسجد یعنی مسجد نبوی میں جو نماز سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہو وہ عصر کی نماز تھی کیونکہ تحویل قبلہ کی خبر قباوالوں کو اگلے روز فجر کی نماز میں ہوئی۔

چنانچہ صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبا میں لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے کعبۃ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا حکم ہو گیا اور سب اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ- پھیر لو اپنا منہ بیت المقدس سے نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف یعنی جس جہت میں مسجد حرام ہے۔

لفظ شطرہ اس شے کو کہتے ہیں جو کسی شے سے علیحدہ ہو عرب دَارٌ شَطُوْرٌ اس گھر کو کہتے ہیں جو اور گھروں سے جُدا ہو پھر اس کا استعمال بمعنی جانب آنے لگا اگرچہ وہ علیحدہ نہ ہو۔

مسجد حرام کو مسجد حرام اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں قتال یا شکار کرنا اور درخت کاٹنا حرام ہے اس لیے اس کو حرم کہتے ہیں۔

بےمثل ولازوال محبت

سوال یہ ہوتا ہے کہ مسجد حرام کو کعبۃ اللہ فرمایا جاتا ہے کیونکہ قبلہ ہی کعبہ ہے لیکن مسجد حرام اس لیے فرمایا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ جو کعبہ سے دور ہے اس پر جہت وسمت کعبہ استقبال کیا جائے جو واجب ہے عین کعبہ نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا کہ قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے معلوم ہوا کہ دور والوں کے لیے قبلہ کی جہت سمعت کعبہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں تشریف لائے۔اور تمام گوشوں میں آپ (ﷺ) نے دعا فرمائی پھر اندر کے حصہ میں نماز نہیں پڑھی جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ قبلہ ہے۔

(تفسیر الحسنات، جلد1، صفحہ 258تا260)

وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى ؕ

(الضحیٰ، پ30، آیت5)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

دُنیا وآخرت میں ،اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدۂ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں۔ کمالِ نفس اور علومِ اوّلین وآخرین اور ظہور امر اور اعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہدِ مبارک میں ہوئیں اور

بے مثل ولازوال محبت

عہدِ صحابہ میں ہوئیں اور تاقیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی امّت کا بہترینِ اُمَم ہونا اور آپ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالِم ہے اور آخرت کی عزّت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعتِ عامّہ و خاصّہ اور مقامِ محمود و غیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں دستِ مبارک اٹھا کر امّت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ، اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ داناہے، جبریل نے حسبِ حکم حاضر ہو کر دریافت کیا سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ امّت کا اظہار فرمایا، جبریلِ امین نے بارگاہِ الٰہی میں عُرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجود یہ کہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا جاؤ اور میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امّت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے، حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امّتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہوں گا۔ آیتِ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیثِ شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگارانِ امّت بخش دیئے جائیں تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت مقبول اور حسبِ مرضیِ مبارک گنہگارانِ امّت بخشے جائیں گے، سبحان اللہ کیا

بےمثل ولازوال محبت

رتبۂ عُلیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کے لئے تمام مقرّبین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں، وہ اس حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپ کے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 777)

محبت کی انتہا

اللّٰہ تعالیٰ اور فرشتوں کا نبی کریم ﷺ پر درودوسلام بھیجنا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

(الاحزاب،پ22،آیت56)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سُننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے، یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدۂ اخیرہ میں بعدِ تشہد درود

شریف پڑھنا سنّت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نامِ اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جا سکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔

مسئلہ :۔ درود شریف میں آل واصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔ درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم ہے عُلَماء نے **اللھم صل علی محمّد** کے معنٰی یہ بیان کئے ہیں کہ یا ربّ محمّدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند ان کی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اوّلین وآخِرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء، مرسلین وملائکہ اور تمام خَلق پر ان کی شان بلند کر کے۔

مسئلہ :۔ درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 554)

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

- ایک یہ کہ درود شریف تمام احکام سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی کرو، سوا درود شریف کے۔
- دوسرے یہ کہ تمام فرشتے بغیر تخصیص ہمیشہ حضور [ﷺ] پر درود بھیجتے ہیں۔
- تیسرے یہ کہ حضور [ﷺ] پر رحمت الٰہی کا نزول ہماری دعا پر موقوف نہیں، جب کچھ نہ بنا تھا تب بھی رب تعالیٰ حضور [ﷺ] پر رحمتیں بھیج رہا تھا۔ ہمارا درود شریف پڑھنا رب سے بھیک مانگنے کے لئے ہے جیسے فقیر داتا کے جان ومال کی خیر مانگ کر بھیک مانگتا ہے، ہم حضور [ﷺ] کی خیر مانگ کر بھیک مانگتے ہیں۔
- چوتھے یہ کہ حضور [ﷺ] ہمیشہ حیات النبی ہیں اور سب کا درود وسلام سنتے ہیں، جواب دیتے ہیں کیونکہ جو جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع ہے جیسے نمازی، سونے والا۔
- پانچویں یہ کہ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ ہر حال میں درود شریف پڑھان چاہیئے کیونکہ رب تعالیٰ اور فرشتے ہمیشہ ہی درود بھیجتے ہیں۔

فرشتوں کی مختلف ڈیوٹیاں انسان کی پیدائش کے بعد لگیں۔ اس سے پہلے کروڑوں سال تک ان کے دو ہی مشغلے تھے، سجود اور درود۔

احادیث میں ہے کہ درود مکمل کرنے کے لئے آل پاک کا ذکر بھی چاہیئے لہٰذا اس آیت میں حضور [ﷺ] پر درود سے مراد خود حضور [ﷺ] اور آل پاک پر درود ہے۔ (صواعق)

بے مثل ولازوال محبت

درود شریف عمر میں ایک بار پڑھنا فرض ہے ، ہر اس مجلس میں جہاں بار بار حضور [ﷺ] کا نام آتا ہے ایک بار پڑھنا واجب۔ نماز میں التحیات کے بعد پڑھنا سنت ہے اور ہمیشہ پڑھنا مستحب۔

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

ایک یہ کہ حضور [ﷺ] کا مرتبہ حضرت آدم [علیہ السلام] سے زیادہ ہے کیونکہ آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے صرف ایک دفعہ سجدہ کیا مگر ہمارے حضور [ﷺ] پر تو خود خُدا تعالیٰ اور ساری خُدائی ہمیشہ درود بھیجتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ اللہ [عزوجل] اور فرشتوں کے درود میں سلام بھی آجاتا ہے اس لئے ان کیلئے صرف صلوٰۃ کا ذکر ہوا اور ہم کو صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم ہوا۔

تیسرے یہ کہ درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوں۔ نماز میں درود ابراہیمی میں سلام نہیں ہے کیونکہ سلام التحیات میں ہوچکا اور نماز ساری ایک ہی مجلس کے حکم میں ہے مگر نماز سے باہر وہ درود پڑھو جس میں یہ دونوں ہوں۔ حضور [ﷺ] نے درود کی جو تعلیم درود ابراہیمی سے فرمائی وہاں نماز کی حالت میں درود مراد ہے غرضیکہ درود ابراہیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 679)

محبوب کے رب کی قسم

بے مثل ولازوال محبت

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔

(النسآء،پ5،آیت65)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا دلکش و پیارا انداز اور کیسی بے مثال و لازوال محبت ہے کہ قسم بھی اپنی فرمارہاہے یہ کہہ کر اے محبوب تمہارے رب کی قسم۔ رب کو بھی ناز ہے کہ میں اپنے محبوب کا رب ہوں۔ سبحان اللہ۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

معنٰی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدقِ دِل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہوسکتے سبحان اللہ اس سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان معلُوم ہوتی ہے۔

شان نزول :۔ پہاڑ سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں آبِ رسانی کرتے ہیں اس میں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا معاملہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا حضور نے فرمایا اے زبیر تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو یہ انصاری کو گراں گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ باوجودیکہ فیصلہ میں حضرت زبیر کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کر کے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

(خزائن العرفان، صفحہ 117)

محبوب کی جان کی قسم

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ۔

(الحجر، پ14، آیت72)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اور مخلوقِ الٰہی میں سے کوئی جانِ بارگاہِ الٰہی میں آپ کی جانِ پاک کی طرح عزّت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالیٰ نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کے سوا کسی کی عمر و حیات کی قسم نہیں فرمائی۔ یہ مرتبہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 347)

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور [ﷺ] کی جان خدا تعالیٰ کو بڑی پیاری ہے کہ رب نے حضور [ﷺ] کے سوا کسی کی جان کی قسم نہ فرمائی۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 423)

بے مثل ولازوال محبت

رب تعالیٰ کو اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کتنی بے مثال ولازوال محبت ہے مذکورہ بالا آیت سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ایسی محبت انسانی اندازہ و گمان سے بھی وراء ہے جس کا اندازہ لگانا بھی ناممکن ہے بس ذہن میں ایک تصور محبت کا پیدا کر سکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم

وَالنَّجۡمِ اِذَا ھَوٰی ۔

(النجم، پ27، آیت1)

ترجمہ کنزالایمان :۔اس پیارے چمکتے تارے محمّد کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

نجم کی تفسیر میں مفسّرین کے بہت سے قول ہیں بعض نے ثریّا مراد لیا ہے اگرچہ ثریّا کئی تارے ہیں لیکن نجم کا اطلاق ان پر عرب کی عادت ہے۔ بعض نے نجم سے جنسِ نجوم مراد لی ہے۔ بعض نے وہ نباتات جو ساق نہیں رکھتے، زمین پر پھیلتے ہیں۔ بعض نے نجم سے قرآن مراد لیا ہے لیکن سب سے لذیذ تفسیر وہ ہے جو حضرت مترجِم قدّس سرّہ نے اختیار فرمائی کہ نجم سے مراد ہے ذاتِ گرامی ہادیِ برحق سیّدِ انبیاء محمّد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ (خازن)

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 684)

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نجم سے مراد یا تارا ہے اور ھویٰ سے مراد غروب کی طرف مائل ہونا، یا نجم سے مراد زمین پر پھیلے ہوئے بیل بوٹے ہیں اور ھویٰ سے مراد ان کا جنبش کرنا ہے، یا نجم سے مراد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ھویٰ سے مراد ان کا معراج سے واپس آنا، تیسرے معنی زیادہ قوی اور لذیذ ہیں کیونکہ آگے حضور [ﷺ] ہی کا ذکر آرہا ہے (خزائن وخازن وغیرہ)

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 839)

محبوب کے شہر کی قسم

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔

(البلد، پ30، آیت 1تا2)

ترجمہ کنزالایمان:۔ مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

یعنی مکّہ مکرّمہ کی۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکّہ مکرّمہ کو سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 774)

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یعنی مکہ معظّمہ کی جو سب سے پرانا شہر ہے، جسے خلیل اللہ نے بسایا، جس میں کعبۃ اللہ، مقام ابراہیم وغیرہ ہے، جہاں ہمیشہ سے حج ہوتا ہے، جہاں ہر متنفس کو امن و

امان ہے، جو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت گاہ ہے، معلوم ہوا کہ حضور [ﷺ] کی نسبت سے مکہ معظّمہ کے کوچہ و بازار کو وہ حرمت ملی کہ رب نے ان کی قسم فرمائی تو جو صحابہ کرام [رضی اللہ عنہم] حضور [ﷺ] کے ساتھ سایہ کی طرح رہے ان کی عظمت کا کیا پوچھنا۔

حل یا حلول سے ہے، یا حلال سے، یعنی اے محبوب تم اس مکہ معظّمہ میں عارضی طور پر تشریف فرما ہو، ورنہ تم کو یہاں رکھا نہ جاوے گا۔ تاکہ تمہاری زیارت کعبہ کی وجہ سے نہ کی جاوے یا آئندہ شاہانہ شان سے تشریف فرما ہونے والے ہو، یا تم حلال ہو کر مکہ معظّمہ میں تشریف لانے والے، فتح کے دن۔

خیال رہے کہ اس وقت مکہ معظّمہ کی قسم اس لئے فرمائی گئی کہ وہ محبوب کی قیام گاہ ہے، اب چونکہ مدینہ منورہ حضور [ﷺ] کا دائمی قیام گاہ ہے، لہٰذا بہت عظمت والا ہے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ عشاق رسول کا دل و جگر وہ شہر ہے جس میں حضور [ﷺ] جلوہ گر ہیں، یا اس شہر میں دیدار یار کا بازار لگا ہے، جہاں عشق مصطفویٰ [ﷺ] کے سودے ملتے ہیں، ان کی قسم ارشاد فرمائی۔ خیال رہے کہ جیسے مختلف شہروں میں مختلف چیزوں کی منڈیاں ہیں کسی سینہ میں کفر و طغیان کی منڈی ہے، کسی میں ایمان و عرفان کی، کسی میں عشق مصطفوی [ﷺ] کی منڈی ہے، یہاں ان سینوں کی قسم ہے، جہاں عشق کی منڈی ہے، یہ بھی خیال رہے کہ جیسے سورج کا نور لاکھوں شیشوں میں بیک وقت آسکتا ہے ایسے ہی حضور [ﷺ] کی تجلی لاکھوں سینوں میں بیک وقت جلوہ گر ہے اور جیسے لیمپ کی بتی کا نور گھر کے ہر گوشہ میں ہے ساتھ ہی چمنی کا رنگ ہر جگہ ہے، ایسے ہی جہاں اللہ کا نور ہے وہاں حضور [ﷺ] کا رنگ ہے، جہاں رنگ مصطفوی نہیں، وہاں نور خدائی سے محرومی ہے، لہٰذا ارشاد ہوا وانت حل بھذا البلد۔ تم ان سینوں میں جلوہ گر ہو، اس سے معلوم ہوا کہ

بے مثل ولازوال محبت

حضور [ﷺ] محبوب اکبر ہیں، جس چیز کو حضور [ﷺ] سے نسبت ہو جائے وہ بھی رب کی محبوب ہے، لہٰذا اولیاء کا سینہ رب کو پیارا ہے کہ اس کی قسم فرمائی۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 949-971)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ امجد کی قسم

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔

(البلد،پ30،آیت3)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

ایک قول یہ بھی ہے والد سے سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولاد سے آپ کی امّت مراد ہے۔(حسینی)

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 774)

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یہاں والد سے مراد یا آدم علیہ السلام ہیں، اور ولد سے مراد ان کی اولاد، اس صورت میں اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ تمام مخلوق میں انسان اشرف ہے کہ رب نے اس کی قسم فرمائی، دوسرے یہ کہ باپ کا درجہ ماں سے زیادہ ہے کہ رب

نے باپ کی قسم فرمائی نہ کہ ماں کی، یا باپ سے مراد ابراہیم علیہ السلام ہیں اور اولاد سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔اس سے معلوم ہوا کہ جماعت انبیاء علیہم السلام میں حبیب اللہ پھر خلیل اللہ بہت عظمت والے ہیں، یا والد سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اولاد سے مراد آپ کی اُمت، جیسے باپ اولاد کی اصل ہے ایسے ہی حضور [ﷺ] ساری امت کی اصل، جیسے باپ اولاد کی تربیت دینے والا ، تعلیم دلانے والا اور پالنے والا ہے، ایسے ہی حضور [ﷺ] اپنی امت کو پالنے اور تربیت دینے والے ہیں، جیسے بیٹا کسی درجہ میں پہنچ کر باپ کے برابر نہیں ہو سکتا، ایسے ہی اُمتی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا، جیسے باپ کا رشتہ مر کر بھی نہیں ٹوٹتا، ایسے ہی اُمتی مر کر بھی اُمتی رہتا ہے، جیسے باپ کے تمام رشتہ دار اپنے عزیز ہوتے ہیں، کہ باپ کی ماں دادی، اس کا بھائی چچا، ایسے ہی حضور [ﷺ] کے صحابہ، اہل بیت، اولیاء، علماء ہمارے لئے باعث عزت وفخر ہیں، جیسے باپ اپنے ہر کالے، گورے، جاہل اولاد کو بھائی بھائی بنا دیتا ہے ایسے ہی حضور [ﷺ] نے سارے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بنا دیا، حضور [ﷺ] نے انسانوں میں عالمگیر برادری پیدا فرمادی، اس صورت میں اس آیت سے چند مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ نبی اُمتی کے روحانی باپ ہیں، بھائی نہیں، اسی لئے ان کی بیویاں اُمتی کی بھاوج نہیں بلکہ مائیں ہیں ان سے نکاح حرام ہے، دوسرے یہ کہ ان کی ہمسری کا دعویٰ کفر ہے، ہمیشہ ان کا بندۂ بے زر رہنا لازم ہے۔

(تفسیر نور العرفان، صفحہ 971)

نور جمال مصطفی ﷺ کی قسم

وَالضُّحٰی ۔ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۔

(الضحیٰ،پ30،آیت1تا2)

ترجمہ کنزالایمان :۔ چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

جس وقت کہ آفتاب بلند ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادو گر سجدے میں گرے۔

مسئلہ :۔ چاشت کی نماز سنّت ہے اور اس کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک ہے ۔ امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ ۔ بعض مفسّرین نے فرمایا ہے کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے۔

اور اس کی تاریکی عام ہو جائے ۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسٰی علیہ السلام سے کلام فرمایا۔

بعض مفسّرین نے فرمایا کہ چاشت سے اشارہ ہے نورِ جمالِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپ کے گیسوئے عنبرین سے۔ روح البیان۔

(خزائن العرفان، صفحہ 776)

محبوب کے زمانے کی قسم

وَالۡعَصۡرِ ۔

(العصر،پ30،آیت1)

ترجمہ کنزالایمان:۔اس زمانۂ محبوب کی قسم۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

عصر زمانہ کو کہتے ہیں اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے اس میں احوال کا تغیّر و تبدّل ناظر کے لئے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں خالقِ حکیم کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ زمانہ کی قسم مراد ہو ، اور عصر اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو غروب سے قبل ہوتا ہے ، ہو سکتا ہے کہ خاسر کے حق میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی جائے جیسا کہ رابح کے حق میں ضحٰی یعنی وقتِ چاشت کی قسم ذکر فرمائی گئی ، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ عصر سے نمازِ عصر مراد ہو سکتی ہے جو دن کی عبادتوں میں سب سے پچھلی عبادت ہے اور سب سے لذیذ و راجح تفسیر وہی ہے جو حضرت مترجِم قدّس سِرّہ نے اختیار فرمائی کہ زمانہ سے مخصوص زمانہ سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مراد ہے جو بڑی خیر و برکت کا زمانہ اور تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف والا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ مبارک کی قَسم یاد فرمائی جیسا کہ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسکن و مکان کی قَسم یاد فرمائی ہے اور جیسا کہ لَعَمْرُکَ میں آپ کی عمر شریف کی قَسم یاد فرمائی اور اس میں شانِ محبوبیّت کا اظہار ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 782)

اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کو محبت بھرے القاب سے پکارنا

طٰہٰ۔

(طٰہٰ،پ16،آیت1)

یٰسٓ ۔

(یٰسٓ،پ22،آیت1)

طٰسٓ ۔

(النمل،پ19،آیت1)

حٰمٓ ۔

(المؤمن،پ24،آیت1)

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایسے راز و نیاز والے الفاظ سے اپنے محبوب کو پکارا کہ ان کے معنی یا تو رب تعالیٰ خود جانتا ہے یا اُس کے محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رب تعالیٰ کی عطا سے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ ۔

(الانفال،پ10،آیت64)

ترجمہ کنزالایمان :۔اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)

يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ ۔

(المآئدۃ،پ6،آیت67)

ترجمہ کنزالایمان :۔اے رسول

يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔

(المزمل،پ29،آیت1)

ترجمہ کنزالایمان :۔اے جھرمٹ مارنے والے۔

يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۔

(المدثر،پ29،آیت1)

ترجمہ کنزالایمان :۔اے بالا پوش اوڑھنے والے۔

رب تعالیٰ کی اپنے محبوب اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبوبیت دیکھئے کہ قرآن مجید میں کہیں بھی نام کے ساتھ نہیں پکارا جب بھی پکارا پیارے پیارے، میٹھے میٹھے القاب سے پکارا۔سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب رب تعالیٰ اپنے محبوب کو رب ہو کر اپنے محبوب کی شان و عظمت ظاہر فرما رہا ہے تو مسلمانوں پر تو یہ واجب ہو جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف، شان وعظمت کے چرچے کرتے رہیں۔عظمت و بڑائی بیان کرتے رہیں جو رب تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

رب تعالیٰ کو محبوب کا مشقت اور رنج گوارا نہیں

مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی ۔

(طٰہٰ،پ16،آیت2)

ترجمہ کنزالایمان :۔اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر عبادت فرماتے تھے کہ پاؤں مبارک پر ورم آجاتا تھا۔ تمام رات نماز پڑھتے اس پر یہ آیت کریمہ اُتری۔ یا حضور صلی اللہ علیہ سلم کفار کے ایمان نہ لانے پر بہت زیادہ افسوس فرماتے تھے اس پر یہ آیت اُتری جس میں فرمایا گیا کہ اے محبوب ہم نے آپ پر قرآن کریم اس لئے نہیں اُتارا کہ اس کی وجہ سے آپ جسمانی یا روحانی مشقت میں پڑ جاویں۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی نعت ہے کہ دوسروں کو اعمال زیادہ کرنے کا حکم ہے مگر حضور [ﷺ] کو اعمال کم کرنے کی ہدایت ہے کیونکہ حضور [ﷺ] پہلے ہی سے حد سے زیادہ اعمال فرماتے ہیں۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 497)

ذرا سوچیۓ تو سہی کہ اللہ عزوجل اپنے محبوب اکبر ﷺ کی کس کس انداز میں ناز برداری فرماتا ہے۔ محب کو اپنے محبوب سے کتنی محبت واُلفت ہے کہ جس کی نہ کوئی مثال دی جاسکتی ہے بس اتنی بات ہے کہ بے مثال کی بے مثل محبت ہے۔

بے مثل ولازوال محبت

قَدۡ نَعۡلَمُ اِنَّهٗ لَيَحۡزُنُكَ الَّذِىۡ يَقُوۡلُوۡنَ فَاِنَّهُمۡ لَا يُكَذِّبُوۡنَكَ وَلٰـكِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجۡحَدُوۡنَ ۔

(الانعام،پ7،آیت33)

ترجمہ کنزالایمان :۔ ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں رنج دیتی ہے وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شانِ نزول:۔ ابو جہل کا ایک دوست اخنس ابن شریق ابو جہل کو تنہائی میں لے گیا اور اس سے پوچھا۔ سچ بتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا نہیں۔ میں کسی سے نہ کہوں گا۔ ابو جہل بولا کہ ہیں تو وہ بالکل سچے۔ ان کی زبان سے جھوٹ کبھی نکلا ہی نہیں۔ مگر میں اس لئے انہیں نہیں مانتا کہ ان کے خاندان یعنی قصی کی اولاد میں تمام شرافتیں جمع پہلے ہی ہیں۔ اب اگر نبوت بھی ان میں پہنچ گئی تو باقی قریشیوں کے لئے کیا بچا۔ اس پر یہ آیت کریمہ اُتری۔ بعض روایات میں ہے کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے۔ ہم تو اس کتاب کو جھوٹا کہتے ہیں جو تم لائے (خزائن) رب نے فرمایا کہ اے حبیب! یہ تمہیں جھوٹا نہیں کہتے، مجھے کہتے ہیں۔ کیونکہ آپ تو صادق، امین ، عقیل وفہیم مانتے تھے اور مانتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو حضور [ﷺ] کے کمال کا انکار کرے وہ مشرکین مکہ سے بھی بد تر ہے۔

میتوانی منکر یزداں شدن　　　منکر شان نبی نتواں وبدن

اللہ [عزوجل] کا انکار اس لئے کیا گیا کہ اسے کسی نے دیکھا نہیں۔ حضور [ﷺ] کا انکار کیسے کرے گا انہیں اور ان کے معجزات کو آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ سبحان

اللہ ! رب نے کس انداز سے اپنے حبیب [ﷺ] کو تسکین دی کہ یہ تو مجھے اور میری آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں تمہیں تو نہیں جھٹلاتے۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 209)

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی جاتی ہے کہ آپ (ﷺ) کی تکذیب ہی ایک ایسی چیز ہے جو اللہ کی طرف راجع ہوتی ہے اس لیے کہ آپ (ﷺ) اللہ تعالےٰ کے رسول مصدق ہیں معجزات سے تو وہ آپ (ﷺ) کو جھٹلا نہیں سکتے لیکن وہ تکذیب اللہ کی کرتے ہیں۔

ابو جہل نے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا تھا مانكذبك يا محمد وانك عندنا المصدق، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ (ﷺ) کو تو نہیں جھٹلاتے اس لیے کہ آپ (ﷺ) تو ہم میں مصدق ہیں ہم اگر جھٹلاتے ہیں تو اسے جو آپ (ﷺ) پر نازل ہوا۔ روح المعانی۔

ایک روایت ہے کہ ابو جہل کا ایک ساتھ اخنس بن قیس ایک دفعہ ابو جہل کو علیحدگی میں لے گیا اور ابو جہل سے کہنے لگا کہ سچ بتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوےٰ سچا ہے تو سچ کہہ دے میں کسی کو نہ بتاؤں گا تو ابو جہل نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوےٰ بالکل سچ ہے ان کی زبان سے کبھی جھوٹ نہیں نکلا لیکن میں ان کو اس لیے تسلیم نہیں کرتا کہ ان کے خاندان میں یعنی قصی بن کلاب میں پہلے ہی بہت سی

عظمتیں موجود ہیں اگر نبوت بھی ان میں تسلیم کرلی جائے تو دوسرے قریشیوں کے پاس کیا بچے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔روح المعانی۔خازن۔

(تفسیرالحسنات، جلد2، صفحہ 328)

سارے جہانوں کے لئے رحمت

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(الانبیاء،پ17،آیت107)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

کوئی ہو جن ہو یا انس مؤمن ہو یا کافِر۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا، مؤمن کے لئے تو آپ دنیا وآخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیرِ عذاب ہوئی اور خَسْف و مَسْخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے۔ تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کے معنٰی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بہ جمیع مقیدات رحمتِ غیبیہ و شہادتِ علمیہ وعینیہ ووجودیہ و شہودیہ وسابقہ ولاحقہ وغیر ذلک تمام جہانوں کے لئے، عالَمِ ارواح ہوں

یا عالَمِ اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 782)

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

خیال رہے کہ رب نے اپنے لئے رب العالمین فرمایا اور حضور [ﷺ] کے لئے رحمۃ للعلمین۔ معلوم ہوا کہ جس کا اللہ تعالیٰ رب ہے، اس کے لئے حضور [ﷺ] رحمت ہیں۔ چنانچہ آپ کی رحمت مطلق ہے، تام ہے، کامل ہے، شامل، عام ہے، عالم غیب و شہادت کو گھیرے ہوئے، دونوں جہان میں دائمی موجود ہے (روح) پھر حضور [ﷺ] کی رحمت عامہ رزق وغیرہ ہر کافر و مومن کو پہنچتی ہے اور رحمت خاصہ ایمان و عرفان وغیرہ صرف مومنوں کو۔ رب فرماتا ہے۔ وبالمؤمنین رءوف الرحیم۔ اگر کوئی شخص خود ہی اس رحمت کو اپنے لئے عذاب بنائے، تو یہ اس اس کا اپنا قصور ہے، بارش سے بعض سبزے جل جاتے ہیں، سورج سے چمگادڑ کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے، اس میں سورج و بارش کا قصور نہیں۔

(تفسیر نور العرفان، صفحہ 528)

تمام انسانوں کی طرف رسول

وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۔

(النسآء، پ5، آیت 79)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان :۔اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لئے رسول بھیجا۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یعنی اولین و آخرین سارے انسانوں کے آپ نبی ہیں۔ازآدم تا یوم قیامت سب انسان آپ کے اُمتی ہیں۔اس لئے رب نے نبیوں سے حضور [ﷺ] کی اطاعت و ایمان کا عہد لیا اور معراج میں سب نبیوں نے حضور [ﷺ] کے پیچھے نماز پڑھی۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 142)

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

عرب و عجم کے لیے آپ کی ذات اقدس کو رسول بنایا گیا بلکہ کل جہان آپ (ﷺ) کی سلطنت میں داخل کیا گیا یہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان اور عظمت ورفعت مکان ہے۔اس سے یہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ سب پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کا اتباع مطلّقاًفرض ہے۔

(تفسیرالحسنات، جلد1، صفحہ 799)

مذکورہ دونوں آیتوں میں رب تعالیٰ اپنے محبوب اکبر ﷺ سے محبوبیت کا اظہار فرمارہاہے۔صرف سوچ کر رہ جایئے کہ رب تعالیٰ فرمارہاہے کہ اے محبوب میں تو سارے جہان کا رب ہوں اور اے میرے محبوب تو سارے جہان کیلئے رحمت ہے کتنا پیاراانداز محبت ہے سبحان اللہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے ذریعے اپنا پتہ بتلاتا ہے

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔

(البقرۃ،پ2،آیت186)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شانِ نزول:۔ بعض لوگوں نے حضور [ﷺ] سے پوچھا کہ کیا رب ہم سے دور ہے کہ اسے آواز سے پکاریں یا قریب ہے کہ آہستہ عرض کریں۔ اس پر آیت نازل ہوئی یعنی میری رحمت قریب ہے اس کی تفسیر وہ آیت ہے ۔ان رحمة الله قريب من المحسنين۔ اس میں اشارۃً یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اے محبوب جو تمہارے پاس آکر مجھے ڈھونڈے تو میں قریب ہوں اور جو تم سے دور رہے تو میں بھی اس سے دور ہوں۔ رب فرماتا ہے۔جاءوك لوجدوا الله توابا رحيما۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 44)

اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کی تعریف و توصیف بیان فرمانا

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ۔

(الفتح،پ26،آیت8)

ترجمہ کنزالایمان :۔ بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡهِمۡ ۔

(الفتح،پ26،آیت10)

ترجمہ کنزالایمان :۔وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا ۔

(الاحزاب،پ22،آیت45-46)

ترجمہ کنزالایمان :۔اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر بہت بہترین ترجمہ ہے ، مفرداتِ راغب میں ہے '' اَلشُّھُوۡدُ وَ الشَّھَادَۃُ اَلۡحُضُوۡرُ مَعَ الۡمُشَاھَدَۃِ اِمَّا بِالۡبَصَرِ اَوۡ بِالۡبَصِیۡرَۃِ '' یعنی شہود اور شہادت کے معنٰی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے

ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لئے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عالم کی طرف مبعوث ہیں، آپ کی رسالت عامّہ ہے جیسا کہ سورۂ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک ہونے والی ساری خَلق کے شاہد ہیں اور ان کے اعمال و افعال و احوال، تصدیق، تکذیب، ہدایت، ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ (ابوالسعود وجمل)
یعنی ایمانداروں کو جنّت کی خوشخبری اور کافِروں کو عذابِ جہنّم کا ڈر سناتا۔
یعنی خَلق کو طاقتِ الٰہی کی دعوت دیتا۔

سراج کا ترجمہ آفتاب قرآنِ کریم کے بالکل مطابق ہے کہ اس میں آفتاب کو سراج فرمایا گیا ہے جیسا کہ سورۂ نوح میں "**وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجاً**" اور آخرِ پارہ کی پہلی سورۃ میں ہے" **وَجَعَلْنَا سِرَاجاً وَّهَّاجاً** " اور درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نورِ نبوّت نے پہنچائی اور کُفر و شرک کے ظلماتِ شدیدہ کو اپنے نُورِ حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خَلق کے لئے معرفت و توحیدِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کے وادیٔ تاریک میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے انوارِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نورِ نبوّت سے ضمائر وبصائر اور قلوب وارواح کو منوّر کیا، حقیقت میں آپ کا وجود مبارک ایسا آفتابِ عالم تاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیئے اسی لئے اس کی صفت میں منیر ارشاد فرمایا گیا۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 551)

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

(سبا، پ22، آیت 28)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتااور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے اُمّتی۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے سیدِ عالَم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مجھے پانچ چیزیں ایسی عطافرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں۔

1) ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی۔
2) تمام زمین میرے لئے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے اُمّتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے۔
3) اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں۔
4) اور مجھے مرتبۂ شفاعت عطا کیا گیا۔
5) اور انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔

حدیث میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائلِ مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالتِ عامّہ ہے جو تمام جن و انس کو شامل ہے خلاصہ یہ کہ حضور سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام خَلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو

بے مثل ولازوال محبت

قرآنِ کریم کی آیات اور احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے سورۂ فرقان کی ابتداء میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے۔ (خازن)

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 561)

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا ؕ وَ اِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ ۔

(فاطر، پ22، آیت24)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا۔

اللہ تعالیٰ محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غمزدہ نہیں دیکھتا

وَلَا یَحۡزُنۡکَ الَّذِیۡنَ یُسَارِعُوۡنَ فِی الۡکُفۡرِ ۚ اِنَّہُمۡ لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیۡئًا ؕ یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَلَّا یَجۡعَلَ لَہُمۡ حَظًّا فِی الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۔

(آل عمران، پ4، آیت176)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اے محبوب تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے ہیں وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

حُزْن۔ کے معنٰی غمگیں ہونا یا کرنا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی حرکات سے سخت رنج واور غم ہوتا تھا۔

اَلَّذِیْنَ۔ سے مراد منافقین مرتدین کفار ہیں۔

یُسَارِعُوْنَ۔ دوڑتے ہیں۔ سُرعت۔ تیزی کے معنٰی میں آتا ہے یعنی جلدی کرتے ہیں یعنی اے محبوب وہ لوگ آپ (ﷺ) کو غمگیں نہ کریں جو کفر میں جلدی کرتے ہیں اور اسلام کو چھوڑ دیتے ہیں۔

اِنَّھُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے اپنا ذکر فرمایا اور اپنے محبوب مومنین مراد لیے یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام۔ شَیْئًا۔ نکرہ فرما کر تمام نقصانات کی نفی فرمادی کہ یہ کبھی بھی کچھ نقصان نہ دے سکیں گے۔

یُرِیْدُ اللّٰہُ اَلَّا یَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا فِی الْاٰخِرَۃِ۔ یَجْعَلَ اس کے معنٰی پیدا کرنا۔ حظّ کے معنی ہیں حصہ، آخرۃ سے مراد دنیاوی زندگی کے بعد کا عالم برزخ۔ یعنی اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ انہیں قبر حشر میں اللہ کی رحمت سے کوئی حصہ نہ ملے گا۔ کیونکہ ایمان سے یہ حصہ ملتا ہے۔

وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ انہیں اس قدر بڑا عذاب ملے گا جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ آسکے۔ امام قفال فرماتے ہیں کہ اس آیت کا شان نزول۔

منافقین مرتدین ہیں جو وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو پریشان کرتے تھے اور کفر میں جلدی کرتے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر طعن و تشنیع کرتے ہیں جیسے کعب بن اشرف وغیرہ کے بارے میں ہوا۔ (روح المعانی)

(تفسیر الحسنات، جلد1، صفحہ 672-673)

اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی ہے تو پہلے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آؤ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔

(النسآء،پ5،آیت64)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ اورآپ کی شفاعت کاربرآری کا ذریعہ ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضہء اقدس پر حاضر ہوا اور روضہٗ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سُنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی اس سے چند مسائل معلوم ہوئے۔

مسئلہ :۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرضِ حاجت کے لئے اُس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔

مسئلہ :۔ قبر پر حاجت کے لئے جانا بھی '' **جَآءُوْكَ** '' میں داخل اور خیرُ القرون کا معمول ہے

مسئلہ :۔ بعد وفات مقبُولانِ حق کو''یا'' کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ :۔ مقبُولانِ حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 117)

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اِذْ ظَلَمُوْا ۔ یعنی نافرمانی و معصیت کر کے اپنے کو مجرم بنالیں تو آپ (ﷺ) ہی کا ذریعہ وہ ذریعہ ہے جس سے وہ نجات پا سکتے ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ احدیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ (ﷺ) کی شفاعت ہی کار برآری کا ذریعہ ہے۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایک اعرابی روضۂ اطہر پر حاضر ہوا اور قبر مبارک کی خاک اپنے سر پر ڈالی او رعرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو آپ (ﷺ) نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ (ﷺ) پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے **وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ** ۔میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ (ﷺ) کے حضور اللہ تعالی سے اپنے لیے بخشش مانگنے حاضر ہوا ہوں تو اب

آپ (ﷺ) میرے رب سے میرے گناہوں کی بخشش کرا دیجئے۔ اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ او اعرابی جا تیری بخشش کی گئی۔

اس سے چند مسائل مستنبط ہوئے۔

1) بارگاہ الٰہی میں عرض حاجت کے لیے مقبولانِ بارگاہ کا وسیلہ لینا ذریعہ کامیابی ہے۔

2) قبر پر حاجت روائی کے لیے جانا بھی جَآءُوْكَ میں داخل ہے اور خیر القرون کا معمول رہا ہے۔

3) بعد وفات مقبولانِ حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔

4) مقبولانِ الٰہی مدد فرماتے ہیں ان کی دعا سے حاجتمندوں کی حاجتیں بر آتی ہیں۔

(تفسیر الحسنات، جلد 1، صفحہ 784)

اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے وسیلے سے عذاب ٹال دیتا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ -

(الانفال، پ9، آیت 33)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

تفسیر:۔

بے مثل ولازوال محبت

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔
کیونکہ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنّتِ الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور کوئی نہ بچے۔ ایک جماعت مفسّرین کا قول ہے کہ یہ آیت سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس وقت نازِل ہوئی جب آپ مکّۂ مکرّمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو " وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ " نازِل ہوا جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئے گا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیّبہ کو روانہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فتحِ مکّہ کا اِذن دیا اور یہ عذابِ مَوعود آ گیا جس کی نسبت اس آیت میں فرمایا " وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ " محمد بن اسحاق نے کہا کہ " مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ " بھی کُفّار کا مقولہ ہے جو ان سے حکایۃً نقل کیا گیا، اللہ عزوجل نے ان کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں، آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یاربّ اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر نازِل کر اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمّد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب تک آپ ہیں عذاب نازِل نہ ہوگا کیونکہ کوئی اُمّت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی، کس قدر مُعارِض اقوال ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 238)

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

علامہ محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بھی مقولہ کفار ہے جسے حکایتاً نقل کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ مشرکین اتنے جہالت مآب ہیں کہ خود ہی کہتے ہیں کہ یااللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر پتھر برسادے یا عذاب الیم لا۔ اور خود ہی کہتے ہیں کہ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب تک ہم میں جلوہ فرما ہیں ہم پر عذاب نہ ہوگا اس لیے کہ کوئی اُمت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی اور یہ متضاد اقوال بھی ان کی بے دینی کی دلیل ہیں اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوا کہ اللہ تعالےٰ سے استغفار کرنا عذاب سے مامون رہنے کا ذریعہ ہے (روح)

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میری امت کے لیے دوامانیں نازل کیں ایک اس وقت جب کہ وہ استغفار کرتے ہوں اور دوسری اس وقت جب میں ان میں رونق افروز ہوں۔

(تفسیرالحسنات، جلد2، صفحہ 772)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک کا ذکر

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۔

(الشرح،پ30،آیت1)

ترجمہ کنزالایمان :۔ کیا ہم نے تمھارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

یعنی ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت و معرفت اور موعظت و نبوّت اور علم و حکمت کے لئے یہاں تک کہ عالمِ غیب و شہادت اس کی وسعت میں سما گئے اور علائقِ جسمانیہ، انوارِ روحانیہ کے لئے مانع نہ ہوسکے اور علومِ لدنّیہ و حکمِ الٰہیہ و معارفِ ربانیّہ و حقائقِ رحمانیہ سینۂ پاک میں جلوہ نما ہوئے۔ اور ظاہری شرح صدر بھی بار بار ہوا ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نزولِ وحی کے وقت اور شبِ معراج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے، اس کی شکل یہ تھی کہ جبریلِ امین نے سینۂ پاک کو چاک کر کے قلبِ مبارک نکالا اور زریں طشت میں آبِ زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ رکھ دیا۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 778)

محب کا محبوب سے محبت بھرا انداز

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ۔

(الحاقة، پ29، آیت40)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

(التوبة، پ11، آیت128)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان :۔ بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گِراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

محمّدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی قرشی ، جن کے حسب و نسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے عالی نسب ہیں اور تم ان کے صدق و امانت ، زہد و تقوٰی ، طہارت وتقدّس اور اخلاقِ حمیدہ کو بھی خوب جانتے ہو اور ایک قراء ۃ میں "اَنْفَسِکُمْ" بفتحِ فا آیا ہے ، اس کے معنٰی ہیں کہ تم میں سب سے نفیس تر اور اشرف و افضل ۔اس آیتِ کریمہ میں سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری یعنی آپ کے میلادِ مبارک کا بیان ہے۔ترمذی کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیدائش کا بیان قیام کر کے فرمایا۔

مسئلہ :۔ اس سے معلوم ہوا کہ محفلِ میلادِ مبارک کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دو ناموں سے مشرف فرمایا۔یہ کمال تکریم ہے اس سرورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 271-272)

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔

(التوبۃ،پ11،آیت103)

بےمثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان :۔اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

آیت میں جو صدَقہ وارِد ہوا ہے اس کے معنٰی میں مفسّرین کے کئی قول ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ صدَقہ غیر واجبہ تھا جو بطورِ کَفّارہ کے ان صاحبوں نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر کی آیت میں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس صدَقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو ان کے ذمہ واجب تھی ، وہ تائب ہوئے اور انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالٰی نے اس کے لینے کا حکم دیا۔ امام ابو بکر رازی جصاص نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ صدَقہ سے زکوٰۃ مراد ہے (خازن واحکام القرآن) مدارک میں ہے کہ سنّت یہ ہے کہ صدَقہ لینے والا صدَقہ دینے والے کے لئے دعا کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی اَوفی کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صدَقہ لاتا آپ اس کے حق میں دعا کرتے ، میرے باپ نے صدَقہ حاضر کیا تو حضور نے دعا فرمائی "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَبِی اَوْفٰی"

مسئلہ :۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدَقہ لینے والے صدَقہ پا کر دعا کرتے ہیں، یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 266-267)

مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی۔

(النجم، پ27، آیت2)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"صَاحِبُكُمْ" سے مراد سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ معنیٰ یہ ہیں کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی طریقِ حق و ہدایت سے عدول نہ کیا، ہمیشہ اپنے رب کی توحید و عبادت میں رہے، آپ کے دامنِ عصمت پر کبھی کسی امرِ مکروہ کی گرد نہ آئی۔ اور بے راہ نہ چلنے سے یہ مراد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ رشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر متمکن رہے۔ اعتقادِ فاسد کا شائبہ بھی کبھی آپ کے حاشیۂ بساط تک نہ پہنچ سکا۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 684)

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔

(النجم، پ27، آیت 3-4)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

یہ جملہ اولیٰ کی دلیل ہے کہ حضور کا بہکنا اور بے راہ چلنا ممکن و متصور ہی نہیں کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحیِ الٰہی ہوتی ہے اور اس میں حضور کے خُلقِ عظیم اور آپ کی اعلیٰ منزلت کا بیان ہے۔ نفس کا سب سے اعلیٰ

مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کردے۔(کبیر) اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات و افعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا تجلّیِ ربّانی کا یہ استیلائے تام ہوا کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحیِ الٰہی ہوتی ہے (روح البیان)۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 684)

عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی۔

(النجم ،پ27،آیت5)

ترجمہ کنزالایمان:۔انہیں سکھایا سخت قوّتوں والے طاقتور نے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

یعنی سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو۔

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمایا۔ اور اس تعلیم سے مراد قلبِ مبارک تک پہنچا دینا ہے۔

بعض مفسّرین اس طرف گئے ہیں کہ سخت قوّتوں والے طاقتور سے مراد حضرت جبریل ہیں اور سکھانے سے مراد بتعلیم الٰہی سکھانا یعنی وحیِ الٰہی کا پہنچانا ہے ۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْمِرَّةٍ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا معنیٰ یہ ہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی۔ (تفسیر روح البیان)

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 684)

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ۔

(الرحمن،پ27،آیت1تا4)

ترجمہ کنزالایمان:۔ رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایاانسانیت کی جان محمّد کو پیدا کیا ما کان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

شانِ نزول:۔ جب آیت اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ نازل ہوئی، کفّارِ مکّہ نے کہا رحمٰن کیا ہے، ہم نہیں جانتے، اس پر اللہ تعالٰی نے اَلرّحمٰن نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو، وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا، اور ایک قول یہ ہے کہ اہلِ مکّہ نے جب کہا کہ محمّد (مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالٰی نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمّد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کو سکھایا۔ (خازن)

انسان سے اس آیت میں سیّدِ عالم محمّد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم مراد ہیں اور بیان سے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا بیان، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اوّلین وآخرین کی خبریں دیتے تھے۔ (خازن)

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 691)

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ۔

(الواقعة،پ27،آیت91)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تواے محبوب تم پر سلام دہنی طرف والوں سے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

معنٰی یہ ہیں کہ اے سیّدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اوران کے لئے غمگیں نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذابٖ سے سلامت و محفوظ رہیں گے اورآپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو پسند ہو۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 698)

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ۔

(القلم،پ29،آیت4)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

حضرت اُمُّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا توآپ نے فرمایاکہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا خُلق قرآن ہے۔ حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایاکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارمِ اخلاق و محاسنِ افعال کی تکمیل وتتمیم کے لئے مبعوث فرمایا۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 734)

وَلَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى۔

(الضحی،پ30،آیت4)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

یعنی آخرت دنیا سے بہتر کیونکہ وہاں آپ کے لئے مقامِ محمود و حوضِ مورود و خیرِ موعود اور تمام انبیاء و رُسل پر تقدم اور آپ کی امّت کا تمام امّتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزّتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں۔ اور مفسّرین نے اس کے یہ معنٰی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گذشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزّت پر عزّت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 776-777)

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ۔

(الشرح،پ30،آیت4)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔ حضرت ابنِ عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں، تکبیر میں، تشہد میں، منبروں پر، خطبوں میں۔ تو اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار وہ کافر ہی رہے گا۔ قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا وآخرت میں بلند کیا ہر خطیب ہر تشہد پڑھنے والا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارتا ہے۔ بعض مفسّرین نے فرمایا کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لانے کا عہد لیا۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 778)

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔

(الکوثر، پ30، آیت1)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خَلق پر افضل کیا، حسن ظاہر بھی دیا، حسنِ باطن بھی، نسب عالی بھی، نبوّت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوض کوثر بھی، مقام محمود بھی، کثرت امّت بھی، اعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرت فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 783)

اللہ تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر اپنے ساتھ ملا کر کرنا

وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ۔

(النسآء،پ4،آیت14)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ۔

(النسآء،پ5،آیت69)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے۔

وَمَنۡ یَّخۡرُجۡ مِنۡۢ بَیۡتِہٖ مُہَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ۔

(النسآء،پ5،آیت100)

ترجمہ کنزالایمان:۔اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتا۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ۔

(النسآء،پ5،آیت136)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے ایمان والو ایمان رکھو اللہاور اللہ کے رسول پر۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ۔

(المآئدۃ،پ6،آیت55)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔

(المآئدۃ،پ6،آیت56)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ

(المآئدۃ،پ7،آیت92)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

(الانفال،پ9،آیت1)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اللہ ورسول کا حکم مانو۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

(الانفال،پ9،آیت13)

ترجمہ کنزالایمان:۔یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہاور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اسکے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔

(الانفال،پ9،آیت20)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ۔

(الانفال،پ9،آیت24)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ۔

(الانفال،پ9،آیت27)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے ایمان والو اللہ و رسول سے دغانہ کرو۔

وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ۔

(التوبۃ،پ10،آیت3)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ۔

(التوبۃ،پ10،آیت7)

ترجمہ کنزالایمان:۔مشرکوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیونکر ہوگا۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۔

(التوبۃ،پ10،آیت54)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لئے کہ وہ اللہ ورسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

(التوبۃ،پ10،آیت59)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ ورسول نے ان کو دیا۔

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔

(التوبۃ،پ10،آیت62)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اللہ ورسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔

اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّهٗ مَنۡ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیۡهَا ذٰلِكَ الۡخِزۡیُ الۡعَظِیۡمُ۔

(التوبۃ،پ10،آیت63)

ترجمہ کنزالایمان:۔کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے۔

وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیۡعُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ۔

(التوبۃ،پ10،آیت71)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں۔

وَمَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ۔

(التوبۃ،پ10،آیت74)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کردیا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ۔

(التوبۃ،پ10،آیت80)

ترجمہ کنزالایمان:۔ یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے۔

اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

(التوبۃ،پ10،آیت84)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بیشک وہ اللہ ورسول سے منکر ہوئے۔

وَسَیَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ۔

(التوبۃ،پ11،آیت94)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اب اللہ ورسول تمہارے کام دیکھیں گے۔

وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔

(النور،پ18،آیت48)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور جب بلائے جائیں اور اس کے رسول کی طرف کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

(النور،پ18،آیت51)

ترجمہ کنزالایمان:۔ مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا۔

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَخۡشَ اللّٰہَ وَیَتَّقۡہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ۔

(النور،پ18،آیت52)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ۔

(النور،پ18،آیت54)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ۔

(النور،پ18،آیت62)

ترجمہ کنزالایمان:۔ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے۔

وَلَمَّا رَاَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ قَالُوۡا ہٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ۔

(الاحزاب،پ21،آیت22)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان:۔اور جب مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۔

(الاحزاب،پ21،آیت36)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔

(الاحزاب،پ22،آیت57)

ترجمہ کنزالایمان:۔بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے کئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۔

(الاحزاب،پ22،آیت66)

ترجمہ کنزالایمان:۔جس دن ان کے منھ اُلٹ اُلٹ کر آگ میں تلے جائیں کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔

(الاحزاب،پ22،آیت71)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان:۔اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔

(الفتح،پ26،آیت8)

ترجمہ کنزالایمان:۔تاکہ اے لوگو تم اللّٰہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤاور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا۔

(الفتح،پ26،آیت13)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر تو بیشک ہم نے کافروں کے لئے بھڑکتی آگ تیار کررکھی ہے۔

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا۔

(الفتح،پ26،آیت17)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائے گا اسے دردناک عذاب فرمائے گا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

(الحجرات،پ26،آیت1)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۔

(الحجرات،پ26،آیت14)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔

(الحجرات،پ26،آیت15)

ترجمہ کنزالایمان:۔ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔

(الحدید،پ27،آیت7)

ترجمہ کنزالایمان:۔اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔

(المجادلۃ،پ28،آیت13)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۔

(المجادلۃ،پ28،آیت20)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بیشک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

(الحشر،پ28،آیت4)

ترجمہ کنزالایمان:۔ یہ اس لئے کہ وہ اللہ سے اور اس کے رسول سے پھٹے رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے پھٹا رہے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔

(الحشر،پ28،آیت8)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اللہ ورسول کی مدد کرتے۔

تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

(الصف،پ28،آیت11)

ترجمہ کنزالایمان:۔ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۔

(التغابن،پ28،آیت8)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا۔

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ۔

(التغابن، پ28، آیت12)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو۔

وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ۔

(الجن، پ29، آیت23)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک ان کے لئے جہنّم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔

(النسآء، پ5، آیت80)

ترجمہ کنزالایمان:۔ جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہکا حکم مانا۔

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

شان نزول:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ اس پر منافقین بول پڑے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں۔ جس طرح نصارےٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو رب مانا تو اس پر اللہ تعالےٰ نے ان کے رد میں آیہ کریمہ نازل فرمائی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تصدیق فرمائی۔

(تفسیر الحسنات، جلد1، صفحہ 799)

بے مثل ولازوال محبت

اَلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَہُمُ الۡقَرۡحُ ؕۛ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡہُمۡ وَ اتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ۔

(آل عمران،پ4،آیت 172)

ترجمہ کنزالایمان :۔وہ جو اللہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ اُنہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شانِ نزول:۔ جنگ احد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام روحاء میں پہنچے تو انہیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آگئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کردیا یہ خیال کر کے انہوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسفیان کے تعاقب کے لئے روانگی کا اعلان فرمادیا صحابہ کی ایک جماعت جن کی تعداد ستر تھی اور جو جنگ احد کے زخموں سے چور ہورہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جماعت کو لے کر ابوسفیان کے تعاقب میں روانہ ہوگئے جب حضور مقام حَمْرَاءُ الاسد پر پہنچے جو مدینہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرعوب وخوف زدہ ہوکر بھاگ گئے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔اس سے معلوم ہوا کہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلانا رب کا بلانا ہے اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آنا رب کے پاس آنا ہے کیونکہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بلایا تھا تو رب نے فرمایا اِسۡتَجَابُوۡا لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 114)

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

شان نزول:۔ اس آیت کریمہ میں مختلف روایات ہیں۔ صحیح اور قوی روایت یہ ہے کہ پندرہ شوال کو احد کی جنگ ختم ہوئی۔ ابوسفیان اپنے رفقاء کے ساتھ جب مقام روحاء پر پہنچا تو حسرت سے کہنے لگا کہ ہم نے جیتا ہوا میدان چھوڑ دیا اور ان قیدیوں کو بھی ہمراہ نہ لائے جو ہمارے قبضہ میں تھے یہ بڑے غلطی کی۔

یہ حکم ملتے ہی غازیان اسلام بپھرے شیروں کی طرح میدان کے لیے نکل آئے۔ ان میں اکثر صحابہ کرام زخمی حالت میں تھے بعض اپنے زخموں پر مرہم پٹی نہ کر سکے تھے ایک زخمی دوسرے زخمی کا سہارا لے کر چلتے بعض اس قدر کمزور اور زخمی تھے کہ پیدل نہ چل سکتے تھے ان کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر میدان میں لائے ان کی تعداد ستر کے قریب تھے۔ جن میں حضرت ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ طلحہ۔ زبیر۔ سعد۔ سعید۔ عبدالرحمٰن بن عوف ۔حذیفہ بن یمان۔ ابوعبیدہ بن جراح اور عبداللہ بن مسعود (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) بھی تھے۔

جو حضرات رہ گئے تھے وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رہے تھے جیسے حضرت جابر کو حکم فرمایا تھا کہ تمہارے والد کل شہید ہو چکے ہیں اور تمہاری سات یتیم بہنیں ہیں انہیں سنبھالو۔

جاں نثاران اسلام کا یہ قافلہ مدینہ سے روانہ ہوا اور شام تک منزل حمراء الاسد تک پہنچ گیا یہ منزل مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بعض نے کہا کہ تین میل ہے۔ اصل میں یہ دونوں مختلف راستے ہیں ایک طرف سے آٹھ میل دوسرے سے تین میل۔ ان جان نثاروں کو معبد بن ابی معبد خزاعی نے دیکھا تو ابوسفیان کو کہا کہ میں نے

بے مثل ولازوال محبت

اس شان کے مجاہد اور جاں نثار آج تک نہیں دیکھے اگر تیرا مقابلہ ہو گیا تو تجھ کو نیست ونابود کر دیں گے۔ صفوان بن امیہ نے ابوسفیان سے کہا کہ مکہ واپس چلو تمام کفار صفوان کے ہمزبان ہو گئے اور مکہ کو واپس چلے گئے۔

سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک منزل حمراء الاسد میں قیام کیا جب کوئی مقابل نہ آیا تو بخیریت فاتحانہ شان سے مدینہ واپس تشریف لے آئے اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس غزوہ کا نام غزوہ حمراء الاسد رکھا گیا۔ روح المعانی۔

دوسری روایت یہ ہے۔ عکرمہ مجاہد کا قول ہے کہ آیت کریمہ غزوہ بدر صغریٰ کے موقع پر نازل ہوئی۔

غزوہ احد سے واپسی پر ابوسفیان نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آئندہ سال بدر میں تم سے ملیں گے۔ حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ابوسفیان کو جواب دیا تھا کہ اِن شآء اللہ ضرور دو دو ہاتھ ہونگے۔

چنانچہ دوسرے سال ابوسفیان سامان جنگ فراہم کرنے میں مصروف ہو گیا۔ قریش مکہ کو مکہ سے نکلنے کی ترغیب دینے لگا۔

نعیم بن مسعود اشجعی نے جو مدینہ سے مکہ پہنچا تھا ابوسفیان اور قریش کو شوکت اسلام اور سامان حرب کے متعلق بتایا کہ لشکر اسلام سے مدینہ اس طرح کھچا کھچ بھرا ہوا ہے جیسے انار دانوں سے بھرا ہوتا ہے۔

ابوسفیان نے نعیم بن مسعود اشجعی سے ملاقات کی اور کہا کہ ہم نے غزوہ احد کے بعد وعدہ کیا تھا لیکن اس سال قحط اور خشک سالی نے ہمارے جانوروں کو چارہ سے

محروم کر دیا لہٰذا تم مدینہ منورہ جا کر جاں نثاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خوفزدہ کر و تا کہ وہ جنگ کا ارادہ ملتوی کر دیں اگر تو نے یہ کام کر دیا تو ہم تجھے سہ سالہ بیس اونٹ دے دیں گے۔

نعیم مدینہ پہنچا اور اپنے سر کو منڈا کر یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ وہ عمرہ کر کے آیا ہے اس نے جان نثاران اسلام کو قریش کی تیاریوں اور ان کی شان وشوکت کے بارے میں بتایا اور مشورہ دیا کہ وہ مدینہ سے نہ نکلیں کچھ حضرات نے نعیم کی اس بات سے گرانی محسوس کی اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ شاید اب مسلمان مدینہ سے باہر قدم نہ رکھیں گے۔ حضور (ﷺ) نے مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیفہ مقرر فرمایا۔ عَلَم حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ کو عنایت فرمایا پندرہ سو مجاہدین کو ساتھ کر تشریف لے چلے۔ اس لشکر میں دس گھوڑے اور بہت سا مال غنیمت تھا وہاں آٹھ روز تک قیام فرمایا۔

ابو سفیان دو ہزار اشقیا لے کر مکہ سے چلا تھا جس میں پچاس گھوڑے تھے جب منزل مر الظہران جو کہ مکہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے پہنچ کر یہ بہانہ کرتا ہوا واپس ہوا کہ جنگل خشک ہیں جانوروں کے لیے چارہ اور لوگوں کے لئے دودھ میسر نہیں ہے۔ حقیقتاً اس پر اسلام کا رعب طاری ہو گیا تھا کہ بھاگتے ہوئے ستّو راستے میں پھینک گئے تھے۔ اس کا تذکرہ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ میں کیا گیا۔

یہ حال دربار رسالت تک پہنچا۔ حضور (ﷺ) نے فرمایا قسم بخدا میں ضرور جاؤں گا چاہے میرے ساتھ ایک بھی نہ ہو چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ستر سوار لے کر حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھتے روانہ ہوئے۔ بدر میں پہنچ کر آٹھ شب قیام فرمایا۔ مال تجارت ساتھ تھا اسے فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم و غانم مدینہ طیبہ واپس تشریف لے آئے جنگ نہیں ہوئی۔

بے مثل ولازوال محبت

چونکہ ابوسفیان اور اہل مکہ خوف زدہ ہو کر مکہ کو واپس ہو چکے تھے اس وجہ سے کوئی مقابلہ میں آیا ہی نہیں اس واقعہ کو اس آیہء کریمہ میں ظاہر فرمایا گیا کہ اللہ کی نعمتوں سے متمتع ہونے والے تجارت کا نفع حال کرنیوالے وہی ہیں جو خدا و رسول کی آواز پر لبیک کہیں۔ دشمن کے مقابلہ کے لیے جرات سے نکلیں اور فضل الٰہی سے بلاجنگ جہاد کا اجر لے کر واپس ہوں۔

اور یہ سب کچھ اسی صاحب فضل عظیم رب کریم کا کرم تھا۔ جس نے انہیں اطاعت کی توفیق دی اور مشرکوں کے دلوں میں خوف وہراس ڈال دیا۔ رہا منافق نعیم بن مسعود اشجعی یہ مسلمانوں کو خلاف دلاتا ہی رہا۔ مگر منافق و مشرکین جو اولیاء الشیطان تھے وہی پسپا ہوئے اس لیے کہ انہیں خوف علل واسباب کا ہوتا ہے اور مسلمان کو خدا کا ہی خوف ہے۔

(تفسیرالحسنات، جلد1، صفحہ 669تا671)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

(النسآء،پ5،آیت59)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے ایمان والو حکم مانو اللہکا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑااٹھے تو اُسے اللہاور رسول کے حضور رجوع کرو۔

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اَطِيۡعُوۡا ۔اِطَاعَةٌ سے بنا۔طَوۡع بمعنی خوشی۔ اصطلاح میں بخوشی کسی حکم کا ماننا اور قبول کرنا اطاعت کہلاتا ہے۔

آیہ کریمہ کا مفہوم واضح ہے۔ اللہ ورسول کی اطاعت ہی اطاعت ہے۔

بخاری مسلم کی حدیث ہے حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

اسی حدیث میں ارشاد ہے جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم امراء وحکام کی اطاعت واجب ہے جبتک کہ وہ حق کے خلاف حکم نہ کریں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں۔

ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن کریم سے ثابت ہوں۔

دوسرے وہ جو ظاہر حدیث سے۔

تیسرے وہ جو قرآن وحدیث کی طرف بطریق قیاس رجوع کرنے سے۔

اُوۡلِی الۡاَمۡرِ ۔میں امام۔امیر۔بادشاہ۔حاکم۔ قاضی سب داخل ہیں ۔خلافت کاملہ علی منہاج النبوۃ تو زمانہ رسالت کے تیس سال بعد تک رہی۔ اب خلافت ناقصہ رہی وہ خلفاء عباسیہ میں تھی اور اب تو امامت بھی مفقود ہے اس لیے کہ امام کے لیے قرشی ہونا شرط ہے اور یہ اکثر مقامات میں معدوم ہے۔ البتہ سلطنت وامارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اس لیے ان کی اطاعت بھی بحد شریعت ہم پر لازم ہے۔

بے مثل ولازوال محبت

شان نزول:۔ حضرت خالد بن ولید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)ایک لشکر کے امیر بنائے گئے۔اسی لشکر کے ایک سپاہی حضرت عمار بن یاسر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے جس مقام پر حملہ ہونا تھا وہاں حملہ کی خبر مل گئی اور وہ لوگ اپنا مال لے کر راتوں رات بھاگ گئے اور وہ علاقہ خالی کر گئے۔ صرف ایک شخص باقی رہ گیا تھا جو رات کے اندھیرے میں حضرت یاسر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ملا اس نے حضرت یاسر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بتایا کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے اور اس کی قوم بھاگ گئی ہے اور وہ صرف تنہا رہ گیا ہے کیا اس کا اسلام لانا مفید ہو گا یا نہیں؟

حضرت یاسر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ تیرا اسلام تجھ کو نفع دے گا۔لہٰذا تو اطمینان سے رہ میں ضمانت دیتا ہوں۔ وہ شخص مطمئن ہو گیا صبح جب لشکر اسلام نے اس بستی پر حملہ کیا تو سوائے اس شخص کے کسی کو نہ پایا۔ حضرت خالد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس کو گرفتار کر لیا اور اس کا مال اپنے قبضے میں کر لیا۔

حضرت عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خبر ملی تو انہوں نے حضرت خالد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ حضرت خالد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ امیر لشکر میں ہوں امان کا حق مجھے ہے اس پر حضرت خالد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں اختلاف ہو گیا۔ جب یہ دونوں حضرات مدینہ پہنچے تو معاملہ دربار رسالت پناہ میں پیش ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے حق میں فیصلہ دیا اور اس شخص کو چھوڑ دیا اور حضرت عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو ہدایت فرمائی کہ آئندہ بغیر اجازت امیر کسی کو امان نہ دیا کریں۔

حضرت خالد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسے غلام کو میرے مقابلہ کی اجازت ہے۔ حضور علیہ السلام نے

فرمایا جو عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بُرا کہے اللہ تعالےٰ اس کو بُرا کرے جو عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بغض رکھے۔ اللہ تعالےٰ اس سے ناراض ہو حضرت عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بارگاہ نبوت سے فیصلہ لے کر چلے تو حضرت خالد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ان کے پیچھے پیچھے چلے اور دامن پکڑ کر لپٹ گئے اور ان کو راضی کر لیا (روح المعانی۔ خازن)

(تفسیر الحسنات، جلد 1، صفحہ 776-777)

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

(التوبۃ، پ10، آیت90)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور بہانے بنانے والے گنوار آئے کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا جلد ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا۔

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

یہاں سے احوال منافقین شروع ہے۔یہ منافقین اعراب مدینہ تھے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد سے رہ جانے کا عذر کرنے کے لیے حاضر ہوئے تھے۔

ضحاک فرماتے ہیں کہ یہ عامر بن طفیل کی جماعت تھی انہوں نے عرض کیا حضور اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد میں جائیں تو قبیلہ طے کے لوگ ہمارے اہل وعیال اور

مویشیوں پر لوٹ مچا دیں گے حضور نے فرمایا قد انبانی اللہ من اخبارکم وبلغنی اللہ سبحانہ عنکم مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال سے خبردار کردیا ہے اور وہ مجھے تم سے بے نیاز کرے گا۔

ایک قول ہے کہ وہ قبیلہ بنی اسد اور قبیلہ غطفان کے لوگ تھے (روح المعانی)

اور عمر بن علامہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کا یہ عذر محض باطل تھا اور دوسرا گروہ بھی وہ تھا جو عذر پیش بغیر ہی بیٹھ رہا یہ وہ منافقین تھے جن کا دعویٰ ایمان ایمان جھوٹا تھا۔ اس پر علامہ آلوسی پہلے طبقہ کے متعلق فرماتے ہیں والاولون لانفاق فیھم پہلے لوگ جن کا تذکرہ ہوا ہے وہ منافق نہ تھے بہر حال جو منافق تھے انہیں اور جو ستی وکاہلی سے عورتوں بچوں کے ساتھ تعمیل حکم رسالت مآب سے قاصر رہ کر بیٹھ رہے۔ ان دونوں گروہوں کے لیے عذاب الیم ہے دنیا میں قتل ہونے کا اور آخرت میں جہنم کا وعید ہے۔

(تفسیر الحسنات، جلد 2، صفحہ 920)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ کُبِتُوۡا کَمَا کُبِتَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۔

(المجادلۃ، پ28، آیت5)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بیشک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کیئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلّت دی گئی۔

تفسیر:۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری فرماتے ہیں۔

اس تشریح کی روشنی میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جو لوگ اپنی بندگی کی حدود کو پھاند کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی حدود میں مداخلتِ بے جا کا ارتکاب کرتے ہیں۔ قانون سازی کا جو حق صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے مخصوص ہے اس حق کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور اللہ کے بندوں کے لیے خود قانون وضع کرنا شروع کر دیتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اس آیتِ طیبہ میں کیا جارہا ہے۔ علامہ بیضاوی نے اس آیت کی تفسیر ان الفاظ سے کی ہے۔اویضعون او یختارون حدودًا غیرحدود اللّٰہ تعالیٰ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضع کہ وہ حدود اور قوانین کے برعکس اپنی طرف سے حدود و قوانین وضع کرتے ہیں۔ ان کا حکم اس آیت میں بتایا جارہاہے۔ علامہ آلوسی نے شیخ الاسلام سعد اللہ چلپی کا قول نقل کیاہے۔ وہ بھی غور طلب ہے۔وعلی ھذا ففیہ وعید عظیم للمسول ولمراء السُّوء الذین وضعوا اموز اخلاف ماحدہ الشرع وستموھا السیاسیۃ والقانون واللّٰہ تعالیٰ المستعان علی ما یصفون۔ یعنی اس آیت میں ایسے بادشاہوں اور بُرے حکام کے لیے وعیدِ شدید ہے جو شریعت کی حدوو کے برعکس کوئی قوانین وضع کرتے ہیں۔ جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں ہم اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں۔

علامہ آلوسی نے یہاں اس مسئلہ کو بڑی تفصیل سے لکھاہے اور بتایا کہ حکومت کو نئی قانون سازی کا کہاں کہاں اختیار ہے اور کہاں اختیار نہیں ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے، امید ہے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

فوجوں کی تربیت، انہیں جنگی مشقیں کرانا، انہیں ہر قسم کا اسلحہ مہیا کرنا جس سے دشمن پر غلبہ پانے کے امکانات روشن ہوں۔ جنگ کے لیے منصوبہ بندی، میدانِ جنگ میں فوجوں کی نقل وحرکت کے ضابطے۔ ان تمام امور میں حکامِ وقت کو کُلّی اختیارات حاصل ہیں۔ مسلمانوں کے لیے جو بہت اور مفید ہو اس کے لیے تدابیر اختیار کی جائیں۔ اسی طرح مناسب مقامات پر قلعوں کو تعمیر کرنا۔ شہروں کی حفاظت کے لیے تجاویز سوچنا بھی حکام کا کام ہے۔ وہ جرائم جن کی سزا شریعت میں مقرر نہیں ان کے لیے مناسب سزائیں مقرر کرنا بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت کو ان جرائم کے لیے ایسی موثر سزائیں مقرر کرنی چاہئیں جن سے جرائم کا سدِّباب ہوسکے، لیکن ان تعزیرات کو اتنا سخت کرنا بھی درست نہیں جو بسا اوقات قتل سے بھی زیادہ دردناک اور اذیت رساں ہوں۔

اسی طرح کاروبار اور لین دین کے لیے ایسے قواعد وضوابط مرتب کرنا جن سے کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی لازم نہ آتی ہو، درست ہے لیکن کوئی ایسا ضابطہ بنانا جس سے کسی شرعی حکم کی صراحتاً خلاف ورزی لازم آئے، ہرگز جائز نہیں جیسے سود کے جواز کا قول کرنا اور اس کے بغیر معاشی اور صنعتی ترقی کو محال سمجھنا یہ سب حرام ہے۔

بیت المال اور اراضی کے بارے میں جو احکام صحیح روایات سے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ان کی خلاف ورزی کسی صورت میں بھی جائز نہیں، لیکن جو احکام خلفاءِ کرام نے اپنے اجتہاد سے وضع کیے اگر زمانہ کے حالات کے پیشِ نظر ان کے بارے میں ایسے احکام وضع کیے جائیں جن میں لوگوں کے لیے آسانی اور سہولت ہو اور ان میں عوام کا فائدہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن خلفاء کے اجتہادی احکام

کے بجائے ایسے جدید قوانین مرتب کرنا جن میں لوگوں کی مشقتوں میں اضافہ ہو جائے یہ کسی طرح جائز نہیں۔

وہ حدود جو اللہ تعالیٰ نے چوروں، بدکاروں اور رہزنوں کے بارے میں مقرر کی ہیں ان میں کسی قسم کی ردوبدل روا نہیں ہے۔

آخر میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اسلامی قوانین کو ناقص سمجھتا ہے اور ان کی تحقیر کرتا ہے اور جدید وضع کردہ قوانین کو ان سے بہتر اور زیادہ مفید کہتا ہے اس کے کفر میں شک کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

انہی لوگوں کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کہ ان کو ذلیل ورسوا کر دیا جائے گا۔ انہیں منہ کے بَل گرادیا جائے گا جس طرح ان سے پہلے جو سرکش قومیں گزریں ہیں ان کو ذلّت کے گڑھے میں پھینک دیا گیا تھا۔

(تفسیر ضیاء القرآن، جلد 5، صفحہ 140-141)

قُل سے خطاب
اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی بات بھی اپنے محبوب کے ذریعے کہلوائی

قُل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے ترے سنی
اتنی ہے تیری گفتگو اللہ کو پسند

(امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز)

بے مثل ولازوال محبت

اللہ تعالیٰ نے جو بات بندوں سے کہی وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے ذریعہ سے فرمائی براہ راست بندوں سے خطاب کر کے نہ فرمائی تاکہ اپنے حبیب ﷺ کی عظمت و توقیر لوگوں کی نظروں میں گھر کر جائے۔ اس لفظ میں اللہ تعالیٰ کی اپنے حبیب ﷺ سے کتنی محبت پنہاں ہے صرف سوچ کر رہ جایئے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ براہ راست بھی مخاطب ہو سکتا ہے جیسے بنی اسرائیل سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ۔

(المآئدة، پ7، آیت 115)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اللہ نے فرمایا کہ میں اسے تم پر اتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا تو بے شک میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ سارے جہان میں کسی پر نہ کروں گا۔

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

(آل عمران، پ3، آیت 64)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ۔

(آل عمران، پ3، آیت 95)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاللہ سچا ہے تو ابراہیم کے دین پر چلو جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے۔

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا تَعۡمَلُوۡنَ۔

(آل عمران، پ4، آیت 98)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاے کتابیو اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے اور تمہارے کام اللہ کے سامنے ہیں۔

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّاَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ۔

(آل عمران، پ4، آیت 99)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاے کتابیو کیوں اللہ کی راہ سے روکتے ہو اُسے جو ایمان لائے اسے ٹیڑھا کیا چاہتے ہو اور تم خود اس پر گواہ ہو اور اللہ تمہارے کو تکوں سے بے خبر نہیں۔

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰى شَىۡءٍ۔

(المآئدۃ، پ6، آیت 68)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرمادو اے کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو۔

قُلۡ اَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمۡلِكُ لَكُمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا۔

(المآئدۃ،پ6،آیت76)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا۔

قُلۡ لَّا يَسۡتَوِى الۡخَبِيۡثُ وَالطَّيِّبُ۔

(المآئدۃ،پ7،آیت100)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرمادو کہ ستھرا اور گندہ برابر نہیں۔

قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ انۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ۔

(الانعام،پ7،آیت11)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرمادو زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

قُلۡ لِّمَنۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ قُلۡ لِّلّٰهِ۔

(الانعام،پ7،آیت12)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تم فرماؤ اللہ کا ہے۔

قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ۔

(الانعام، پ7، آیت15)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ۔

(الانعام، پ7، آیت19)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں۔

قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔

(الانعام، پ7، آیت40)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر سچے ہو۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِهٖ۔

(الانعام، پ7، آیت46)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تم اگر اللہ تمہارے کان آنکھ لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کردے تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ تمہیں یہ چیزیں لادے۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

(الانعام، پ7، آیت 47)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے اچانک یا کھلم کھلا تو کون تباہ ہوگا سوا ظالموں کے۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ۔

(الانعام، پ7، آیت 57)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ۔

(الانعام، پ7، آیت 63)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے جنگل اور دریا کی آفتوں سے جسے پکارتے ہو گڑگڑا کر اور آہستہ کہ اگر وہ ہمیں اس سے بچاوے تو ہم ضرور احسان مانیں گے۔

قُلِ اللّٰہُ یُنَجِّیۡکُمۡ مِّنۡہَا وَ مِنۡ کُلِّ کَرۡبٍ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تُشۡرِکُوۡنَ۔

(الانعام، پ7، آیت 64)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اللہ تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر بے چینی سے پھر تم شریک ٹھراتے ہو۔

قُلۡ ہُوَ الۡقَادِرُ عَلٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَ عَلَیۡکُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِکُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِکُمۡ اَوۡ یَلۡبِسَکُمۡ شِیَعًا وَّ یُذِیۡقَ بَعۡضَکُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ اُنۡظُرۡ کَیۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَفۡقَہُوۡنَ۔

(الانعام، پ7، آیت 65)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں کہ کہیں ان کو سمجھ ہو۔

قُلۡ اَنَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنۡفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا۔

(الانعام، پ7، آیت 71)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ برا۔

قُلۡ اِنَّ ہُدَی اللّٰہِ ہُوَ الۡہُدٰی ۔

(الانعام، پ7، آیت 71)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کہ اللہ ہی کی ہدایت، ہدایت ہے۔

قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عٰقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔

(الانعام، پ8، آیت135)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کئے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس کا رہتا ہے آخرت کا گھر بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے۔

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

(الانعام، پ8، آیت145)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مُردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت کہ وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

(الانعام، پ8، آیت149)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے تو وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت فرماتا۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ۔

(الانعام، پ8، آیت 150)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں تو تُو اے سننے والے ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

(الانعام، پ8، آیت 151)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی

کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو۔

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔

(الانعام، پ8، آیت 161)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک نہ تھے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(الانعام، پ8، آیت 162)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ۔

(الانعام، پ8، آیت 164)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ۔

(الاعراف،پ8،آیت29)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِؕ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔

(الاعراف،پ8،آیت32)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ۔

(الاعراف،پ8،آیت33)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں۔

قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا۔

(التوبۃ،پ10،آیت51)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ یُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ۔

(التوبۃ،پ10،آیت53)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہر گز قبول نہ ہوگا۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

(یونس،پ11،آیت16)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا نہ وہ تم کو اس سے خبردار کرتا تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا۔

(یونس،پ11،آیت21)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ۔

(یونس،پ11،آیت31)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ تمہیں کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندے

سے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے۔

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ۔

(یونس، پ11، آیت 34)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ اوّل بنائے پھر فَنا کے بعد دوبارہ بنائے تم فرماؤ اللہ اوّل بناتا ہے پھر فَنا کے بعد دوبارہ بنائے گا تو کہاں اوندھے جاتے ہو۔

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ قُلِ اللّٰهُ يَهۡدِىۡ لِلۡحَـقِّ اَفَمَنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ اَحَقُّ اَنۡ يُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا يَهِدِّىۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّهۡدٰى فَمَا لَـكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ۔

(یونس، پ11، آیت 35)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ حق کی راہ دکھائے تم فرماؤ کہ اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق کی راہ دکھائے اس کے حکم پر چلنا چاہئے یا اس کے جو خود ہی راہ نہ پائے جب تک راہ نہ دکھایا جائے تو تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو۔

قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ۔

(یونس، پ11، آیت 38)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ تو اس جیسی ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں سب کو بُلا لاؤ اگر تم سچے ہو۔

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَتٰىكُمۡ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوۡ نَهَارًا مَّاذَا یَسۡتَعۡجِلُ مِنۡهُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ۔

(یونس،پ11،آیت50)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا دن کو تو اس میں وہ کونسی چیز ہے کہ مجرموں کو جس کی جلدی ہے۔

وَیَسۡتَنۡۢبِـُٔوۡنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلۡ اِیۡ وَرَبِّیۡۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ۔

(یونس،پ11،آیت53)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ حق ہے تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بیشک وہ ضرور حق ہے اور تم کچھ تھکانہ سکو گے۔

قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡیَفۡرَحُوۡا هُوَ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ۔

(یونس،پ11،آیت58)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ۔

(یونس، پ11، آیت59)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بھلا بتاؤتو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارااس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرالیا تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ۔

(یونس، پ11، آیت69)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤوہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

(یونس، پ11، آیت101)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤدیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا ہے۔

قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ۔

(یونس، پ11، آیت102)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤتو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں۔

بے مثل ولازوال محبت

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ شَكٍّ مِّنۡ دِیۡنِیۡ فَلَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِیۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـکِنۡ اَعۡبُدُ اللّٰهَ الَّذِیۡ یَتَوَفّٰٮکُمۡ ‌ۖۚ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔

(یونس،پ11،آیت104)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاے لوگو اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہ میں ہو تو میں تو اسے نہ پوجوں گا جسے تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ہاں اس اللہ کو پوجتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا اور مجھے حکم ہے کہ ایمان والوں میں ہوں۔

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ‌ۚ۔

(یونس،پ11،آیت108)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا۔

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ‌ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ مُفۡتَرَیٰتٍ وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ۔

(ھود،پ12،آیت130)

ترجمہ کنزالایمان:۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنالیا تم فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ کے سوا جو مِل سکیں سب کو بلالو اگر سچے ہو۔

قُلۡ هٰذِهٖ سَبِیۡلِیۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ ‌ؔ۔

(یوسف،پ13،آیت108)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔

قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔

(الرعد،پ13،آیت30)

تم فرماؤوہ میرا رب ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔

(ابراھیم،پ13،آیت31)

ترجمہ کنزالایمان :۔ میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے۔

وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ۔

(الحجر،پ14،آیت89)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں صاف ڈر سنانے والا۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ۔

(النحل،پ14،آیت102)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تم فرماؤ اسے پاکیزگی کی روح (یعنی جبرائیل علیہ السلام) نے اتارا تمہارے رب کی طرف سے۔

وَ قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۔

(بنی اسرائیل،پ15،آیت53)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور میرے بندوں سے فرماؤ وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا ۔

(بنی اسرائیل،پ15،آیت56)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا۔

وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۔

(بنی اسرائیل،پ15،آیت81)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓىٕكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۔

(بنی اسرائیل،پ15،آیت95)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے چین سے چلتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے۔

قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًۢا بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ۔

(بنی اسرائیل،پ15،آیت96)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاللہ بس ہے گواہ میرے تمہارے درمیان۔

قُلۡ لَّوۡ اَنۡتُمۡ تَمۡلِكُوۡنَ خَزَآئِنَ رَحۡمَةِ رَبِّىۡۤ اِذًا لَّاَمۡسَكۡتُمۡ خَشۡيَةَ الۡاِنۡفَاقِ‌ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ قَتُوۡرًا۔

(بنی اسرائیل،پ15،آیت100)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے توانہیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں اورآدمی بڑا کنجوس ہے۔

قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا۔

(بنی اسرائیل،پ15،آیت107)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔

قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ‌ؕ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى۔

(بنی اسرائیل،پ15،آیت110)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں۔

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۔

(الکھف،پ15،آیت26)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۔

(الکھف،پ15،آیت29)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور فرمادو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۔

(الکھف،پ16،آیت103)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۔

(الکھف،پ16،آیت106)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۔

(مریم، پ16، آیت75)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے۔

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى۔

(طٰهٰ، پ16، آیت135)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ سب راہ دیکھ رہے ہیں تو تم بھی راہ دیکھو تو اب جان جاؤ گے کہ کون ہیں سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی۔

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ۔

(الآنبیاء، پ17، آیت42)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ شبانہ روز تمہاری کون نگہبانی کرتا ہے رحمٰن سے۔

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۔

(الآنبیاء، پ17، آیت45)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کہ میں تم کو صرف وحی سے ڈراتا ہوں۔

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۔

(الآنبیاء، پ17، آیت108)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک اللہ۔

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ۔

(الحج،پ17،آیت49)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرمادو کہ اے لوگو میں تو یہی تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں۔

قُلۡ لِّمَنِ الۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِیۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔

(المؤمنون،پ18،آیت84)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کس کا مال ہے زمین اور جو کچھ اس میں ہے اگر تم جانتے ہو۔

قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ۔

(المؤمنون،پ18،آیت86)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا اور مالک بڑے عرش کا۔

قُلۡ مَنۡۢ بِیَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَیۡءٍ۔

(المؤمنون،پ18،آیت88)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کس کے ہاتھ ہے ہر چیز کا قابو۔

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ-

(الفرقان،پ18،آیت6)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ اسے تو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چُھپی بات جانتا ہے۔

قُلْ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ۔

(الفرقان،پ19،آیت57)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے۔

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ ۔

(الفرقان،پ19،آیت77)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ تمہاری کچھ قدر نہیں میرے رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو۔

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ۔

(النمل،پ20آیت69)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کیسا ہوا انجام مجرموں کا۔

قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

(النمل،پ20آیت72)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آلگی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی مچارہے ہو۔

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا۔

(النمل،پ20آیت93)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللہ کے لئے عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو انہیں پہچان لو گے۔

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى۔

(القصص،پ20آیت49)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی ہو۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِضِیَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ۔

(القصص،پ20آیت71)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بَھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لادے تو کیا تم سنتے نہیں۔

قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔

(القصص،پ20آیت85)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے اسے جو ہدایت لایا اور جو کُھلی گمراہی میں ہے۔

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(العنکبوت،پ20،آیت20)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ زمین میں سفر کرکے دیکھو اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے پھر اللہ دوسری اٹھان اٹھاتا ہے بیشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

(العنکبوت،پ21،آیت50)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں۔

قُلْ كَفٰی بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ شَهِیْدًا ۔

(العنکبوت،پ21،آیت52)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاللہ بس ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

(العنکبوت،پ21،آیت63)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤسب خوبیاں اللہ کو۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ۔

(السجدۃ،پ21،آیت11)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ۔

(السجدۃ،پ21،آیت29)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ فیصلہ کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ۔

(الاحزاب،پ21،آیت16)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر موت یا قتل سے بھاگو۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا ۔

(الاحزاب،پ21،آیت17)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تم فرماؤ وہ کون ہے جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے اگر وہ تمہارا بُرا چاہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔

(سبا،22،آیت22)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تم فرماؤ پکارو انہیں جنہیں اللہ کے سوا سمجھے بیٹھے ہو۔

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ ۔

(سبا،22،آیت24)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تم فرماؤ کون جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے تم خود ہی فرماؤ اللہ۔

قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَ هُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ۔

(سبا،22،آیت26)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تم فرماؤ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہم میں سچا فیصلہ فرمادے گا اور وہی ہے بڑا نیاؤ چکانے والا سب کچھ جانتا۔

قُلۡ اَرُوۡنِیَ الَّذِیۡنَ اَلۡحَقۡتُمۡ بِہٖ شُرَکَآءَ کَلَّا ؕ بَلۡ ہُوَ اللّٰہُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۔

(سبا،22،آیت27)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ مجھے دکھاؤ تو وہ شریک جو تم نے اس سے ملائے ہیں ہشت بلکہ وہی ہے اللہ عزّت والا حکمت والا۔

قُلۡ لَّکُمۡ مِّیۡعَادُ یَوۡمٍ لَّا تَسۡتَاۡخِرُوۡنَ عَنۡہُ سَاعَۃً وَّ لَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ۔

(سبا،22،آیت30)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ تمہارے لئے ایک ایسے دن کا وعدہ جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو اور نہ آگے بڑھ سکو۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۔

(سبا،22،آیت36)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

قُلۡ مَا سَاَلۡتُکُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَہُوَ لَکُمۡ ؕ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ۔

(سبا،22،آیت47)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں نے تم سے اس پر کچھ اجر مانگا ہو تو وہ تمہیں کو میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلّٰمُ الْغُیُوْبِ۔

(سبا،22،آیت48)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بیشک میرا رب حق پر القا فرماتا ہے بہت جاننے والا سب غیبوں کا۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ۔

(سبا،22،آیت49)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ حق آیا اور باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر کر آئے۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا۔

(فاطر،22،آیت40)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اپنے وہ شریک جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں سے کونسا حصّہ بنایا یا آسمانوں میں کچھ ان کا ساجھا ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی روشن دلیلوں پر ہیں بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا۔

قُلۡ یُحۡیِیۡهَا الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ عَلِیۡمُۨ ۔

(یٰسٓ، پ23، آیت79)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ انھیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنۡذِرٌ ۔

(صٓ، پ23، آیت65)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں ڈر سنانے والا ہی ہوں۔

قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَیۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَكَلِّفِیۡنَ ۔

(صٓ، پ23، آیت86)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں۔

قُلۡ یٰعِبَادِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ۔

(الزمر، پ23، آیت10)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اے میرے بندو جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو۔

قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ۔

(الزمر، پ23، آیت13)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِیۡنِیۡ۔

(الزمر،پ23،آیت14)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں نرا اس کا بندہ ہو کر۔

قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَهۡلِیۡهِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ۔

(الزمر،پ23،آیت15)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ پوری ہار انہیں جو اپنی جان اور اپنے گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے ہاں ہاں یہی کھلی ہار ہے۔

قُلۡ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلۡ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوۡ اَرَادَنِیۡ بِرَحۡمَةٍ هَلۡ هُنَّ مُمۡسِكٰتُ رَحۡمَتِهٖ ؕ قُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ ۔

(الزمر،پ24،آیت38)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ اس کی بھیجی تکلیف ٹال دیں گے یا وہ مجھ پر مہر فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی مہر کو روک رکھیں گے تم فرماؤ اللہ مجھے بس ہے۔

بے مثل ولازوال محبت

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ۔

(الزمر، پ24، آیت53)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

قُلۡ اَفَغَیۡرَ اللّٰہِ تَاۡمُرُوۡٓنِّیۡۤ اَعۡبُدُ اَیُّہَا الۡجٰہِلُوۡنَ۔

(الزمر، پ24، آیت64)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ تو کیا اللہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہلو۔

قُلۡ اِنِّیۡ نُہِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ۔

(المؤمن، پ24، آیت66)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں کہ انہیں پوجوں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔

قُلۡ اَئِنَّکُمۡ لَتَکۡفُرُوۡنَ بِالَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ فِیۡ یَوۡمَیۡنِ وَ تَجۡعَلُوۡنَ لَہٗۤ اَنۡدَادًا ذٰلِکَ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

(حم السجدۃ، پ24، آیت9)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو وہ ہے سارے جہان کا رب۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ۔

(حم السجدۃ،پ25،آیت52)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بَھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے پھر تم اس کے منکِر ہوئے تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو دور کی ضد میں ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ﳓ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ۔

(الزخرف،پ25،آیت81)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بفرض محال رحمٰن کے کوئی بچّہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا۔

قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یَجْمَعُكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

(الجاثیۃ،پ25،آیت26)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اللہ تمہیں جِلاتا ہے پھر تم کو مارے گا پھر تم سب کو اکٹھا کریگا قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت آدمی نہیں جانتے۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔

(الأحقاف،پ26،آیت4)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین کا کون سا ذرّہ بنایا یا آسمان میں ان کا کوئی حصّہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلی کوئی کتاب یا کچھ بچا کھچا علم اگر تم سچّے ہو۔

قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِیْ مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا ۔

(الأحقاف،پ26،آیت8)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اگر میں نے اسے جی سے بنالیا ہوگا تو تم اللہ کے سامنے میرا کچھ اختیار نہیں رکھتے۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ كَفَرْتُمْ بِهٖ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَ اسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔

(الأحقاف،پ26،آیت10)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی سرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا بیشک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو۔

قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ لَـكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا اِنۡ اَرَادَ بِكُمۡ ضَرًّا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ نَفۡعًا ؕ بَلۡ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ۔

(الفتح، پ26، آیت11)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ تمہارا بُرا چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

قُلۡ اَتُعَلِّمُوۡنَ اللّٰهَ بِدِيۡـنِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ۔

(الحجرات، پ26، آیت16)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

قُلۡ تَرَبَّصُوۡا فَاِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُتَرَبِّصِيۡنَ ۔

(الطور، پ27، آیت31)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ انتظار کئے جاؤ میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں۔

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ هَادُوۡۤا اِنۡ زَعَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ اَوۡلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۔

(الجمعۃ، پ28، آیت6)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤاے یہودیو اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔

قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ الَّذِیۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیۡكُمۡ۔

(الجمعة،پ28،آیت8)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤوہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے۔

قُلۡ هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَكُمۡ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَةَ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ۔

(الملك،پ29،آیت23)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤوہی جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے کتنا کم حق مانتے ہو۔

قُلۡ هُوَ الَّذِیۡ ذَرَاَكُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ اِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ۔

(الملك،پ29،آیت24)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤوہی ہے جس نے زمین میں تمہیں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔

قُلۡ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ۔

(الملك،پ29،آیت26)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا۔

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۔

(الملك، پ29، آیت29)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۔

(الملك، پ29، آیت30)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۔

(الجن، پ29، آیت1)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنّوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا تو بولے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔

قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ۔

(الجن، پ29، آیت20)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔

(الکافرون،پ30،آیت1)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اے کافرو۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

(الاخلاص،پ30،آیت1تا4)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

(الفلق،پ30،آیت1)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

(الناس،پ30،آیت1)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب۔

بےمثل ولازوال محبت

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۔

(آل عمران،پ3،آیت31)

ترجمہ کنزالایمان :۔اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

قُلۡ:۔ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے

قُل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے ترے سنی
اتنی ہے تیری گفتگو اللہ کو پسند

(اعلی حضرت)

تُحِبُّوۡنَ:۔ حبّ سے بنا اس کے معنی پسند کرنا۔ طالب بننا۔ محبت کرنا۔

فَاتَّبِعُوۡنِیۡ:۔ یہ اتباع سے بنا اس کے معنی ہیں پیچھے چلنا۔ اصطلاح میں مکمل اطاعت اور خالص پیروی کرنے کو اتباع کہتے ہیں۔

یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ:۔ اللہ تعالے تم کو اپنا محبوب بنائے گا۔

وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ:۔ اللہ تعالے تمہارے تمام اگلے پچھلے ۔ چھوٹے بڑے اور ظاہری باطنی گناہ معاف کردے گا۔

وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ:۔ اور اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

بےمثل ولازوال محبت

اس آیت کریمہ میں اس امر کا اظہار ہے کہ محبت الٰہی کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سید الکل فی الکل صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سے متبع ہو اور حضور کی اطاعت قبول کرے۔

شان نزول:۔ حضرت سیدالمفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس تشریف لائے انہوں نے کعبۃ اللہ میں بت نصب کرر کھے تھے اور انہیں سجا سجا کر انہیں سجدے کر رہے تھے۔ حضور (ﷺ) نے فرمایا اے گروہ قریش خُدا کی قسم تم اپنے آباء حضرت ابراہیم و اسمٰعیل (علیہم السلام) کے دین کے خلاف ہو۔

قریش بولے ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کریں لِيُقَرِّبُونَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اور بتایا کہ محبت الٰہی کا دعویٰ صرف اور صرف محبت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اتباع اور فرمانبرداری میں صحیح ہے اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں جو اس بات کا مدعی ہے اسے چاہئے کہ حضور (ﷺ) کی غلامی کرے۔ اور چونکہ حضور (ﷺ) نے بت پرستی کو حرام اور شرک فرمایا ہے تو جو ایسا کرے گا وہ حضور (ﷺ) کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعویٰ میں جھوٹا ہے حضور (ﷺ) کی پیروی ہی محبت الٰہی کی نشانی ہے۔

(تفسیرالحسنات، جلد1، صفحہ 514-515)

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ۔

(الکھف،پ16،آیت110)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان :۔ تم فرماؤظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ جمال کبریا ہیں اور آئینہ میں تب ہی پورا عکس آتا ہے جبکہ اس کی ایک جانب شفاف ہو اور دوسری جانب مسالہ ہو۔ حضور (ﷺ) ایک طرف نور ہیں، دوسری طرف آپ (ﷺ) پر بشریت کا غلاف ہے تاکہ مکمل آئینہ ہوں۔ یہاں بشریت والی جانب کا ذکر ہے اور قَدۡ جَآءَ كُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡر میں دوسری جانب کا۔ قُلۡ فرما کر اشارۃ بتایا گیا کہ اپنے کو تواضعاً بشر صرف تم ہی کہہ سکتے ہو۔ دوسرے کو یہ کہہ کر پکارنے کی اجازت نہیں۔ رب فرماتا ہے۔لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ۔ بادشاہ اپنی رعایا سے کہے کہ میں تمہارا خادم ہوں تو یہ اس کا کمال ہے۔ مگر دوسرا کہے تو سزا پائے گا۔

یعنی میں بشر صاحب وحی ہوں، جیسے کہا جاوے کہ انسان حیوان ناطق ہے ناطق نے انسان کو تمام جانوروں سے ممتاز کر دیا۔ ایسے ہی وحی نے حضور (ﷺ) کو تمام انسانوں سے ممتاز کر دیا۔ مثلیت صرف بشریت یعنی ظاہری چہرے مہرے میں ہے جیسے جبریل (علیہ السلام) جب شکل بشری میں آتے تھے تو کپڑے سفید اور بال سیاہ رکھتے تھے۔ اس کے باوجود وہ نور تھے۔ ایسے ہی حضور (ﷺ) ظاہری چہرے مہرے میں بشر، حقیقت میں نور ہیں۔قَدۡ جَآءَ كُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡر۔ خیال رہے کہ انبیاء (علیہم السلام) نے اپنے کو ظالم ،ضال ، خطاوار وغیرہ فرمایا ہے۔ اگر ہم یہ الفاظ ان کی شان میں بولیں تو کافر ہو جائیں۔ ایسے ہی حضور (ﷺ) سے فرمایا گیا کہ اپنے کو بشر کہو۔ اگر ہم برابری کا

دعویٰ کرتے ہوئے یہ کہیں تو بے ایمان ہیں۔ جیسے قرآن میں عربی حروف ہیں مگر بے مثال ہیں لہٰذا کتاب اللہ ہے۔ یونہی حضور (ﷺ) میں بشری صفات ہیں پھر بے مثال ہیں لہٰذا رسول اللہ (ﷺ) ہیں اس بے مثالیت کو یُوحیٰ اِلَیَّ نے بیان فرمایا۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 485-486)

قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَـكُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ۔

(البقرۃ،پ1،آیت94)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اگر پچھلا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لئے ہو نہ اوروں کے لئے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر سچے ہو۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

یہود کے باطل دعاوی میں سے ایک یہ دعوی تھا کہ جنت خاص انہی کے لئے ہے اس کا رد فرمایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے زعم میں جنت تمہارے لئے خاص ہے اور آخرت کی طرف سے تمہیں اطمینان ہے اعمال کی حاجت نہیں تو جنتی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیوی مصائب کیوں برداشت کرتے ہو موت کی تمنا کرو کہ تمہارے دعویٰ کی بنا پر تمہارے لئے باعث راحت ہے اگر تم نے موت کی تمنا نہ کی تو یہ تمہارے کذب کی دلیل ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو سب ہلاک ہو جاتے اور روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 21)

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ۔

(البقرۃ،پ1،آیت139)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ کیا اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک اور تمہارا بھی۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

شان نزول:۔ یہود نے مسلمانوں سے کہا ہم پہلی کتاب والے ہیں ہمارا قبلہ پرانا ہے ہمارا دین قدیم ہے انبیاء ہم میں سے ہوئے ہیں اگر سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہوتے تو ہم میں سے ہی ہوتے اس پر یہ آیہء کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 30)

قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکُمْ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔

(آل عمران،پ3،آیت15)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرماؤ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتادوں پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ستھری بیبیاں اور اللہ کی خوشنودی اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اَؤُنَبِّئُکُمۡ۔ کیا میں تمہیں بتلاؤں یہ لفظ نَبَا سے ہے جس کے معنی ہیں عظیم الشان خبر یا غیب کی خبر۔ لفظی معنی ہیں خبر دینے والا۔

مِنۡ ذَالِکُمۡ میں عورتوں۔ اولاد۔ سونے چاندی کے ڈھیر اور اچھے گھوڑے سب کی طرف اشارہ ہے۔

اس آیت میں فرمایا کہ دنیا کے متاع فانی سے بہتر جو چیز ہے وہ جنت ہے جس میں زنانہ عوارض سے پاک بیبیاں اور ہر نا قابل پسند باتوں سے پاک ہیں اور اللہ اپنے بندوں کے اعمال وافعال کا دیکھنے والا ہے۔

(تفسیرالحسنات، جلد2، صفحہ 493-494)

قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡہُ یَعۡلَمۡہُ اللّٰہُ وَیَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔

(آل عمران، پ3، آیت 29)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرمادو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے۔

تفسیر:۔

مولانا عبدالرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالی فرماتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ (اے محبوب) آپ (ﷺ) فرمادو اگر تم چھپاؤ وہ چیز جو تمہارے دلوں میں ہے یعنی کافروں کی محبت یا تم ظاہر کرو اسے، یعنی کافروں کی محبت کو تم ظاہر کرو قول سے یا فعل سے، اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔

بے مثل ولازوال محبت

کلبی نے بیان کیا کہ اس کا مطلب یہ ہے "اگر تم اپنے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کا تکذیب کو چھپا کر رکھو، یا اسے آپ کے ساتھ جنگ وجدال کے ذریعے ظاہر کرو، اللہ اسے جانتا ہے، اور اس کی تم پر حفاظت کرے گا یہاں تک کہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا، (راقم کا اس میں موقف یہ ہے کہ آیۃ کریمہ شان نزول کے لحاظ پر خاص ہے کہ کفار سے محبت کرنے والوں کو خطاب ہے لیکن الفاظ کی عمومیت کے لحاظ پر عام ہے۔اب مراد یہ ہے کہ کسی قسم کے گناہ کو، کسی قسم کی رب تعالیٰ کے حکم سے عدولی ہو چھپی ہو سینوں اور دلوں میں یا ظاہر ہو رب تعالیٰ اسے جانتا ہے، اس نے ان گناہوں پر گرفت فرمائی ہے، عام لوگوں کو اب یہ حکم شامل ہو گا، خواہ مومن ہوں یا کافر ہوں)۔۔۔۔۔۔۔یعنی جب رب تعالیٰ پر آسمانوں اور زمینوں کی کوئی چیز مخفی (چھپی) نہیں تو تمہارا کافروں سے دوستی رکھنا اور تمہارا ان کی طرف میلان اس سے کس طرح مخفی رہ سکتا ہے، لہٰذا رب تعالیٰ کے عذاب اور اس کی گرفت سے ڈرتے رہو۔۔۔۔۔علامہ بیضاوی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں "فیقدر علی عقوبتکم ان لم تنتھو اعما نھیتم عنه"جب رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡر) تو اسی سے پتہ چل گیا کہ وہ تمہیں عذاب دینے پر قادر ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے جن کاموں سے تمہیں منع فرمایا ہے اگر تم ان سے نہ رکے تو وہ تمہیں عذاب دے گا۔

(تفسیر نجوم الفرقان، جلد 7، صفحہ 525-526)

قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡكٰفِرِيۡنَ۔

(آل عمران، پ3، آیت 32)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان:۔تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منھ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اور یہ نا قابل حقیقت ہے کہ بلا اطاعت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اللہ کی پیروی نہیں کرسکتا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے مَنۡ عَصَانِیۡ فَقَدۡ عَصَی اللّٰه حضور (ﷺ) نے فرمایا یعنی جس نے میری نافرمانی کی اس نے یقیناً اللہ کی نافرمانی کی اور جو حضور (ﷺ) کا نافرمان ہوا اس کے کفر میں کس کو کلام ہو سکتا ہے۔

شان نزول:۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جب اتباع کی آیت نازل ہوئی تو عبداللہ بن ابی سلول منافقوں کے سردار نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی فرمانبرداری کو رب کی فرمانبرداری کی طرح بتادیا ہے اور ہمیں ایسی محبت کا حکم دیا ہے جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ساتھ کرتے تھے اور یہود نے بھی اعتراض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(مدارک)

اللہ کی اطاعت احکام میں ہوگی نہ کہ افعال میں۔

نبی محترم سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت افعال میں ہوگی اور اس کا درجہ۔درجہ اتباع کے بعد ہوگا(روح البیان)۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الۡكٰفِرِیۡنَ۔ اگر وہ لوگ اطاعت سے بھی منہ موڑیں تو وہ کافر ہوجائیں گے اور اللہ تعالےٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

(تفسیر الحسنات، جلد1، صفحہ 515)

قُلۡ هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِكَ مَثُوۡبَةً عِنۡدَ اللّٰهِ۔

(المآئدۃ،پ6،آیت 60)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ کیا میں بتادوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں۔

تفسیر:۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری فرماتے ہیں۔

چند یہودی جن میں ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع بھی تھے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور پوچھنے لگے کہ آپ کن کن رسولوں کو مانتے ہیں۔ حضور (ﷺ) نے جواب میں یہ آیت مبارک پڑھی نؤمن باللہ وما اُنزل الینا الی قولہ تعالیٰ ونحن لہ مسلمون ۔ان انبیاء کے اسماء میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیا گیا تو یہودیوں نے ان کی نبوت کا انکار کرتے ہوئے کہا واللہ لانعلم دینا شرا من دینکم۔ بخدا ہم تمہارے دین سے بُرا کوئی اور دین نہیں جانتے۔ ان کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئی اور انھیں بتادیا گیا کہ بُرے اور شریر وہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی درگاہِ رحمت سے دور کردیا جن پر اس کا غضب ہوا اور جن کو ان کی بدکرداریوں کی پاداش میں مسخ کرکے بندر اور خنزیر بنادیا گیا۔ اور جنھوں نے شیطان کی بندگی کا پھندا اپنے گلے میں ڈال رکھا ہے۔ اَے یہُود! اگر اپنے اعمال کے آئینے میں غور سے دیکھنے کی تم نے زحمت اُٹھائی تو تم پر عیاں ہو جائے گا کہ چشم بددور! وہ آپ ہی ہیں۔

(تفسیر ضیاء القرآن، جلد1، صفحہ 488)

بے مثل ولازوال محبت

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ۔

(الانعام،پ7،آیت 50)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

کفار کا طریقہ تھا کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طرح طرح کے سُوال کیا کرتے تھے، کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت سی دولت اور مال دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں، ہمارے لئے پہاڑوں کو سونا کر دیجئے، کبھی کہتے کہ گزشتہ اور آئندہ کی خبریں سنائیے اور ہمیں ہمارے مستقبل کی خبر دیجئے کیا کیا پیش آئے گا تاکہ ہم منافع حاصل کر لیں اور نقصانوں سے بچنے کے پہلے سے انتظام کر لیں، کبھی کہتے ہمیں قیامت کا وقت بتائیے کب آئے گی، کبھی کہتے آپ کیسے رسول ہیں جو کھاتے پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں، ان کے ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا کہ یہ کلام نہایت بے محَل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مُدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کی جاسکتی ہیں جو اس کے دعوی سے تعلق رکھتی ہوں، غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور ان کو اس دعوی کے خلاف حُجّت بنانا انتہا درجہ کا جہل ہے اس لئے ارشاد ہوا کہ آپ فرما دیجئے کہ میرا دعویٰ یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال دولت کا سوال کرو اور میں اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکِر ہو جاؤ، نہ میرا دعوی ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گزشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوّت ماننے میں عُذر کر سکو، نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعوی کیا ہے کہ کھانا پینا، نکاح کرنا قابلِ

اعتراض ہو تو جن چیزوں کا دعویٰ ہی نہیں کیا ان کا سوال بے محل ہے اور اس کی اجابت مجھ پر لازم نہیں ، میرا دعویٰ نبوّت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی برہانیں قائم ہوچکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے۔

فائدہ :۔ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ اس آیتِ کریمہ کو سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع کئے جانے کی نفی کے لئے سند بنانا ایسا ہی بے محل ہے جیسا کُفّار کا ان سوالات کو انکارِ نبوّت کی دستاویز بنانا بے محل تھا علاوہ بریں اس آیت سے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں تعارُض بینَ الآیات کا قائِل ہونا پڑے گا وَ ھُوَ بَاطِل ۔ مفسّرین کا یہ بھی قول ہے کہ حضور کا '' لَآ اَقُوۡلُ لَکُمۡ ''الآیہ فرمانا بطریقِ تواضع ہے ۔ (خازن و مدارک و جمل وغیرہ)

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 176)

قُلۡ لَّوۡ اَنَّ عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِہٖ لَقُضِیَ الۡاَمۡرُ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالظّٰلِمِیۡنَ۔

(الانعام ،پ7،آیت 58)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کررہے ہو تو مجھ میں تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا اور اللہ خوب جانتا ہے ستمگاروں کو۔

تفسیر:۔

علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی مدظلہ العالی فرماتے ہیں۔

بے مثل ولازوال محبت

اے محبوب! (کہہ دو کہ) اے کافرو! (اگر میرے ہی پاس ہوتا وہ عذاب جس کی جلدی مچارہے ہو) یعنی وہ عذاب جس کے لئے وعیدیں وارد ہیں، اگر میری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے سپرد ہوتا، (تو) عذاب طلب کرتے ہی فوراً تمہارے اوپر نازل ہو جاتا اور پھر (اپنے اور تمہارے درمیان فیصلہ کردیا گیا ہوتا)۔اس میں امر کی ہولناکی اور حسن ادب کی مراعات واضح اور ظاہر ہے۔ سنو (اور) یاد رکھو کہ (اللہ) تعالیٰ (زیادہ جانتا ہے ظالموں کو)، یعنی اللہ تعالیٰ ظالموں کے حالات خوب جانتا ہے اور اس کے علم میں ہے کہ انھیں مہلت دینا استدراجاً ہے، تاکہ انھیں سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے میری طرف تمہارا معاملہ سپرد نہیں کیا اور نہ ہی جلد تر عذاب دینے کا فیصلہ فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بالذات علیم و خبیر ہے۔۔۔۔

(تفسیر اشرفی، جلد3، صفحہ103)

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

(الاعراف، پ9، آیت158)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اگرچہ حضور (ﷺ) تمام مخلوق کے نبی ہیں مگر چونکہ انسان سب سے اشرف ہے باقی اس کے تابع، اس لئے صرف انسانوں کا ذکر فرمایا۔ رب فرماتا ہے لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

بے مثل ولازوال محبت

اس خطاب میں اس وقت کے موجودہ انسان اور قیامت تک ہونے والے سب داخل ہیں۔ سب پر آپ (ﷺ) کی اطاعت واجب ہے۔ بلکہ اگر گزشتہ تمام انسان بھی داخل ہوں، تو مضائقہ نہیں کیونکہ حضور (ﷺ) پر ایمان لانا سب پر لازم تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور (ﷺ) کی نبوت زمان و مکان سے مقید نہیں۔ اس لئے رب نے حضور (ﷺ) کی رسالت کا عہد انبیاء کرام سے لیا تھا۔ **وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ** الخ۔ خیال رہے کہ یہاں صرف انسانوں سے خطاب ہے۔ دوسری جگہ فرمایا گیا۔ **لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا**۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کا رب اللہ ہے، اس کے نبی حضور (ﷺ) ہیں۔

یعنی اللہ کی بادشاہی زمین و آسمان میں ہے، ایسے ہی میری نبوت زمین و آسمان میں ہے وزیر اعظم کی وزارت ساری مملکت میں ہوتی ہے۔

(تفسیر نور العرفان، صفحہ 271)

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ۔

(الاعراف،پ9،آیت188)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے بُرے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شان نزول:۔ غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راستہ میں ہوا تیز چلی۔ جس سے غازیوں کے اونٹ گھوڑے بھاگ گئے۔ حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں رفاعہ کا انتقال

ہوگیا۔ اور پھر فرمایا کہ دیکھو ہمارا ناقہ کہاں ہے۔ عبداللہ بن ابی منافق بولا کہ کہ حضور (ﷺ) کا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والوں کی خبر دے رہے ہیں اور اپنے ناقہ کی خبر نہیں۔ حضور (ﷺ) پر اس کی یہ بکواس بھی چھپی نہ رہی۔ اور فرمایا کہ بعض منافق ہمارے علم پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اچھا ہماری اونٹنی اس گھاٹی میں ہے۔ اس کی نکیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے۔ دیکھا گیا تو ایسا ہی تھا۔ اس پر یہ آیت اتری۔ (تفسیر کبیر وخزائن العرفان)

یعنی میں اللہ (جل شانہٗ) کے چاہنے سے نفع، نقصان کا مالک ہوں نہ کہ اس کے بغیر چاہے، چنانچہ ہمارے حضور (ﷺ) تمام خدائی کے رب کی عطا سے مالک ہیں۔ رب فرماتا ہے۔ اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ نیز خود فرماتے ہیں کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں بخش دی گئیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔ رب فرماتا ہے۔ اَغۡنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ۔ حضرت ربیعہ نے حضور (ﷺ) سے جنت مانگی جو انہیں عطا ہوئی۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 278)

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَ اَمۡوَالُ اۨقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ۔

(التوبة، پ10، آیت 24)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ کافرہ بیوی اور کافر ماں باپ وغیرہ اہل قرابت کے حقوق شرعیہ ادا کرنا جائز ہے۔ مگر ان سے دلی محبت کرنا حرام ہے۔ دل کا میلان اللہ رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے دشمنوں کی طرف نہ ہونا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار سے دل محبت رکھنا کفر ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب خالق و مخلوق کے حقوق کا مقابلہ ہو جائے۔ تو خالق کا حق مقدم ہے۔

عشیرہ میں سارے سسرال، نسبی قرابتدار اور قومی بھائی داخل ہیں۔

مال میں میں کمائی ذکر اس لئے فرمایا کہ اپنی کمائی کا مال میراث وغیرہ سے زیادہ پیارا ہوتا ہے کیونکہ محنت سے ملتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ دنیاوی چیزوں سے محبت کرنا حرام نہیں۔ ہاں اللہ رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے مقابلہ میں ان سے محبت کرنی حرام حرام ہے۔ ناجائز محبتیں بھی حرام ہیں۔

اس آیت کی تفسیر وہ حدیث ہے کہ فرمایا حضور (ﷺ) نے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں سے

بے مثل ولازوال محبت

زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں، اس سے معلوم ہوا کہ حضور (ﷺ) سے طبعی محبت چاہیے نہ کہ محض عقلی کیونکہ انسان کو اولاد وغیرہ سے طبعی محبت ہوتی ہے۔ یہاں اس سے مقابلہ فرمایا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ (ﷺ) سے محبت اس قسم کی چاہیے۔ جس قسم کی محبت اللہ (جل جلالہ) سے ہوتی ہے۔ یعنی عظمت و اطاعت والی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ (جل شانہٗ) کے ساتھ حضور (ﷺ) سے محبت کرنی شرک نہیں بلکہ ایمان کا رکن ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دل میں حضور (ﷺ) کی محبت نہ ہونا کفر ہے۔ کیونکہ اس پر عذاب کی وعید ہو رہی ہے۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 303)

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(النمل، پ20 آیت 65)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ظاہری معنیٰ سے یہ آیت وہابیوں کے بھی خلاف ہے، کیونکہ حضور (ﷺ) کے لئے بعض علم غیب وہ بھی مانتے ہیں، لہٰذا آیت کے معنیٰ یہ ہی ہیں کہ حقیقی طور پر غیب صرف رب تعالیٰ ہی جانتا ہے، پھر جسے وہ بتا دے اس کے بتانے سے وہ بھی جانتا ہے، جیسے کہ رب فرماتا ہے۔اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ۔ یعنی حقیقی حاکم صرف رب ہے، اس کی عطا

سے دوسرے بھی حاکم ہیں، اس سے اگلے رکوع میں ہے۔ **وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔** تمام غیب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں اور وہ کتاب مبین ہے یعنی محبوبوں پر وہ سارے غیوب ظاہر کرنے والی، اسی سے انبیاء واولیاء کا علم ثابت ہے۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 610)

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔

(الأحقاف، پ26، آیت9)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ بدعت وہ ہے جو بے اصل ہو نہ وہ کہ جو بے مثل ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بدعت نہیں یعنی اگرچہ بے مثل ہوں مگر بے اصل نہیں۔ مجھ سے پہلے بہت نبی تشریف لاچکے ہیں۔

خیال رہے کہ ہر علم کو درایت نہیں کہا جاتا۔ درایت وہ علم ہے جو اٹکل، قیاس، گمان وغیرہ سے حاصل ہو، اس لئے رب تعالیٰ کے علم کو درایت نہیں کہا جاتا، حضور (ﷺ) کی وحی بھی درایت سے وراء ہے۔

اس آیت کا منشاء یہ ہے کہ آئندہ کی جو باتیں مجھے معلوم ہیں وہ وحی سے معلوم ہیں نہ کہ درایت اور قیاس سے کیونکہ درایت کا علم ظنی ہوتا ہے یقینی نہیں ہوتا۔ عقل انسان غیب سے عاجز ہے، یہ مطلب نہیں کہ مجھے خبر ہی نہیں، کہ تم سے اور مجھ سے کیا معاملہ ہوگا۔ رب فرماتا ہے۔ لِّيَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ اور صحابہ کے لئے فرمایا ہے۔ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰى حضور (ﷺ) کو سارے انسانوں کے انجام کی خبر ہے، اس لئے حضور (ﷺ) قیامت میں سب کے گواہ ہیں، رب فرماتا ہے۔ وَيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا۔

یعنی تمہارے کفر وایمان کا ذمہ دار نہیں ہوں تاکہ تمہارے کفر کا قیامت کے دن مجھ سے سوال ہو، لہٰذا اس آیت میں حضور (ﷺ) کی معذوری و مجبوری کا ذکر نہیں بلکہ حضور (ﷺ) کے مستغنی ہونے کا ذکر ہے، کہ مخلوق کے کفر سے حضور (ﷺ) کا کچھ نہیں بگڑتا۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 802)

قُلۡ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ لَـكُمۡ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۔

(الجن، پ29، آیت21)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تم فرماؤ میں تمہارے کسی بُرے بھلے کا مالک نہیں۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس میں مشرکین سے خطاب ہے (روح) یعنی تم چونکہ مشرک ہو، اس لئے میں تمہارے نفع نقصان کا مالک نہیں۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 915)

قُلۡ اِنِّیۡ لَنۡ یُّجِیۡرَنِیۡ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِہٖ مُلۡتَحَدًا ﴿ۙ۲۲﴾

(الجن، پ29، آیت22)

ترجمہ کنزالایمان :۔ تم فرماؤ ہر گز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا اور ہر گز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اگر بفرض محال میں رب کی نافرنی کروں ، اس کی تفسیر وہ آیت ہے فَمَنۡ یَّنۡصُرُنِیۡ مِنَ اللّٰہِ اِنۡ عَصَیۡتُہٗ ورنہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو خود ہم جیسے کروڑوں کی پناہ ہیں۔

(تفسیر نورالعرفان، صفحہ 914)

(اے محبوب) یاد کرو

بے مثل ولازوال محبت

رب تعالیٰ کی اپنے محبوب (ﷺ) سے محبت و الفت ملاحظہ فرمایئے کہ گزرے ہوئے واقعے یاد دلا دلا کر فرماتا ہے کہ اے محبوب فلاں واقعہ یاد کرو ،فلاں واقعہ یاد کرو، اس میں حضور (ﷺ) سے محبت کی انتہا ہے جو انسانی عقل سے وراء ہے۔آیات مبارکہ ملاحظہ فرمایئے۔

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ۔

(یوسف،پ12،آیت4)

ترجمہ کنزالایمان:۔یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا۔

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ۔

(ابراھیم،پ13،آیت35)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اِس شہر کو امان والا کر دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۔

(الحجر،پ14،آیت28)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ۔

(بنی اسرائیل،پ15،آیت56)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا۔

(الکہف،پ15،آیت60)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں چلا جاؤں۔

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

(الشعراء،پ19،آیت10)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور یاد کرو جب تمہارے رب نے موسیٰ کو ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے پاس جا۔

وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

(لقمٰن،پ21،آیت13)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ ۔

(الاحزاب،پ21،آیت7)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۔

(صٓ،پ23،آیت41)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگا دی۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۔

(صٓ،پ23،آیت45)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور علم والوں کو۔

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۔

(صٓ،پ23،آیت48)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور یاد کرو اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو اور سب اچھے ہیں۔

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔

(البقرۃ،پ1،آیت125)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

عَهِدْنَا۔یہ لفظ عہد سے بنا جس کے معنی ہیں اقرار لیکن یہاں یہ لفظ **اَمَرْنَا** کے معنی میں ہے۔

اِسْمٰعِیْلَ۔حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے بڑے صاحبزادے تھے۔قبیلہ قریش آپ کی نسل سے ہے۔بیت اللہ کی تعمیر کا حکم آپ کو اور آپ کے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہما السلام کو دیا گیا۔

طَهِّرَا۔پاک کرر کھو۔جس کے معنی پاکیزگی ہیں یعنی کفر و شرک سے پاک رکھو۔

بَیْتِیَ۔خانہ کعبہ کو میرا گھر کہہ کر پکارا۔اس سے عظمت و بزرگی ظاہر کرنا مراد ہے۔

اَلطَّآئِفِیْنَ ۔ طواف کرنے والوں کے لئے۔

فکِفِیْنَ۔اعتکاف کرنے والے یہ لفظ عکوف سے نکلا جس کے معنی تعظماً ٹھہرنے کے ہیں۔ شریعت میں اعتکاف سے مراد مسجد میں عبادت کی نیت سے ایک مدت تک قیام کرنا ہے جیسا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔

بیت سے کعبہ معظّمہ مراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخل ہے اور وَاَمْنًا فرما کر بیت اللہ کو امن بنانے کے یہ معنی ہیں کہ حرم کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے اور وہاں شکار بھی ممنوع۔ چنانچہ حرم میں شیر۔ بھیڑیا بھی شکار نہیں کیا جاسکتا اسے چھوڑ کر لوٹ جانے کا حکم ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہو کر عذاب سے مامون ہو جاتا ہے۔حرم کو حرم ہی اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل ۔ ظلم۔شکار حرام و منوع ہے (تفسیرات احمدی)

اگر کوئی مجرم بھی حرم میں آجائے تو وہاں اس سے تعرض ممنوع ہے (مدارک)۔

مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک بار سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر وہ پتھر دکھایا جس کا نام مقام ابراہیم ہے۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کی کہ یہ پتھر معظم ہے تو ہم اس کو مصلی کیوں نہ بنالیں اس کے سامنے کھڑے ہو کر کعبہ کے رخ نماز کیوں نہ ادا کریں۔اسی دن عصر کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (مدارک)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری تین باتیں میرے رب نے قبول فرمالیں۔

بے مثل ولازوال محبت

1) میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) مقام ابراہیم کو مصلی کیوں نہ بنالیں تو آیت کریمہ نازل ہوئی وَاتَّخِذُوْا الخ

2) دوسری بات یہ کہ میں نے عرض کی کہ ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم فرمائیں تواللہ تعالے نے آیات پردہ نازل فرمائیں۔

3) تیسرے ازواج مطہرات سے میں نے عرض کی کہ رسول اللہ (ﷺ) کی اطاعت کرو ورنہ اللہ تعالے تمہارے بدلے دوسری اور بیبیاں ان کو عطافرمائے گا تو آیت کریمہ نازل ہوئی عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ محبوب تم کو طلاق دیدیں تو کچھ بعید نہیں کہ ان کا پروردگار بدلے میں ایسی بیبیاں عطافرمائے جو تم سے بہتر ہوں (بخاری)

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان اور امام مالک رضوان اللہ عنہما نے اس آیت سے استنباط کیا کہ طواف کے ہر سات چکروں کے بعد دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالے کے حکم سے حضرت سیدہ ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کو مکہ میں چھوڑ دیا اور ایک طویل عرصہ گذر گیا تو چاہ زمزم پر قبیلہ جرہم کے لوگ آپ کی اجازت سے قیام پذیر ہوئے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اس قبیلہ میں نکاح کرلیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ سے اجازت طلب کی تو حضرت سارہ نے اس شرط پر اجازت دی کہ وہاں اتریں نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ معظّمہ میں تشریف لائے تو اس وقت حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوچکا تھا۔

بے مثل ولازوال محبت

حضرت اسمٰعیل گھر پر موجود نہ تھے آپ نے ان کی بیوی سے دریافت کیا کہ تمہارے خاوند کہاں ہیں انہوں نے جواباً کہا شکار کو گئے ہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حرم سے باہر شکار فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کے لیے ہے؟ زوجۂ اسمٰعیل نے جواب دیا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گذر اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے تنگدستی کی شکایت کی۔

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا جب تمہارے خاوند آئیں تو ہمارا اسلام کہہ دینا اور ان کو ہمارا یہ پیغام دینا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل دینا یہ بات فرما کر حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس تشریف لے آئے۔

جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام شکار سے واپس تشریف لائے تو باپ کی خوشبو محسوس کی آپ نے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی آئے تھے۔آپ کی بیوی نے جواب دیا ہاں ایک بوڑھا آیا تھا ایسی ایسی شکل و صورت تھی وہ یہ کہہ گئے تھے اس نے کہا کہ چوکھٹ تبدیل کرنے کو کہہ گئے تھے۔

حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہ میرے والد بزرگوار تھے اور تجھے علیحدہ کرنے کا حکم دے گئے ہیں لہٰذا اب تو اپنے گھر جا آپ نے طلاق دے کر قطع تعلق فرمالیا آپ نے دوسری شادی اسی قبیلہ میں فرمائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام طویل عرصہ کے بعد پھر دوبارہ تشریف لائے حضرت اسمٰعیل پھر گھر پر موجود نہ تھے آپ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دوسری بیوی سے حضرت اسمٰعیل کے بارے میں دریافت فرمایا انہوں نے عرض کی کہ شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ ان شاء اللہ آرہے ہوں گے آپ تشریف رکھیئے۔ حضرت

ابراہیم (علیہ السلام) نے کھانے کو دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کے لیے ہے؟انھوں نے گوشت اور دودھ پیش کیا۔ آپ نے گذر اوقات کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے جواباً عرض کیا اچھا وقت گذر رہا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں میاں بیوی کے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر زوجۂ اسمٰعیل نے درخواست کی کہ آپ سواری سے نیچے تشریف لائیں میں آپ کا سر مبارک دھو ڈالوں۔ آپ نیچے تشریف نہ لائے وہ مقام ابراہیم پتھر لائیں اس کو دائیں طرف رکھا ابراہیم علیہ السلام نے اس پر اپنا قدم مبارک رکھا انھوں نے دائیں جانب کا سر مبارک دھویا پھر بائیں جانب کا حصہ دھویا اس پتھر پر آپ کے دونوں قدم مبارک کے نشان آج تک موجود ہیں آپ نے واپسی پر فرمایا کہ تمہارے خاوند آجائیں تو ہمارا سلام پہنچا دینا اور یہ پیغام دینا کہ اب تمہارے دروازے کی چوکھٹ بہت خوب ہیں اسے نہ اکھاڑنا۔

جب حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) تشریف لائے تو باپ کی خوشبو پھر محسوس کی دریافت کیا،آپ کی بیوی نے عرض کی کہ ایک ضعیف العمر نہایت حسین صورت شخص آئے تھے میں نے ان کی یہ خدمت کی اور وہ یہ پیغام دے گئے ہیں ان کے قدموں کے نشان بھی اس پتھر پر موجود ہیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرے باپ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) تھے اور چوکھٹ سے مراد تم ہو۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت (ابراہیم) علیہ السلام تشریف لائے اس وقت حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) ایک درخت کے نیچے زمزم شریف کے قریب تیر تراش رہے تھے باپ کو دیکھتے ہی آداب بجالائے باپ نے دعاء خیر دی۔

بے مثل ولازوال محبت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) سے فرمایا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ میں ایک گھر بناؤں تم میری مدد کروگے؟ حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) نے عرض کی کہ میں ہر طرح سے حاضر ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی بنیادیں تعمیر کرنی شروع کردیں۔

حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) پتھر پکڑاتے جاتے تھے اس طرح خانہ کعبہ تعمیر ہوا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رکن اور مقام یہ دونوں جنت کے یاقوت ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کے نور سلب کردیئے اگر نور باقی رہتا تو یہ مشرق سے مغرب تک کوروشن کردیتے۔

علماء اس حدیث سے یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں کہ جس جگہ اولیاء اللہ ایک مدت تک رہیں وہاں آسمان سے تبرکات اور نعمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں وہاں نیکی کا اجر بھی زیادہ ملتا ہے۔

مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ معظّمہ کی تعمیر فرمائی۔اس پر آپ کے قدم مبارک کا نشان ہے۔اس کو نماز کا مقام بنانے کا امر استحبابی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس نماز سے مراد وہ دو رکعت ہیں جو طواف کے بعد مقام ابراہیم کے قریب پڑھی جاتی ہیں۔ (تفسیرات احمدی)

(تفسیرالحسنات، جلد1، صفحہ 235تا238)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ۔

(آل عمران، پ3، آیت 55)

ترجمہ کنزالایمان :۔ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسٰی میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا۔ اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا اور تیرے پیرووں کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں فیصلہ فرمادوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو۔

تفسیر:۔

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام میری امت میں خلیفہ ہوکر نازل ہوں گے ۔صلیب توڑیں گے خنازیر کو قتل کریں گے۔چالیس سال رہیں گے نکاح فرمائیں گے۔اولاد ہوگی پھر انتقال فرمائیں گے وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اول میں ہوں اور آخر عیسٰی اور وسط میں میرے اہل بیت سے مہدی علیہم السلام۔

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام منارۂ مشرقی دمشق پر نازل ہوں گے۔ یہ بھی وارد ہے کہ حجرۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں مدفون ہوں گے اور کافروں پر ان مسلمانوں کو غلبہ دیا جائے گا۔جو آپ کی تصدیق نبوت کرنے والے ہیں اور کافروں سے مراد یہودی ہیں۔

شان نزول:۔ آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ نجران کے عیسائی اپنا وفد لے کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئے اور کہنے لگے آپ کا خیال ہے کہ عیسٰی اللہ کے بندے ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہاں وہ اس کے بندے ہیں اور رسول اور اس کے کلمے جو کنواری بتول عذرا کی طرف القا کیے گئے۔

بے مثل ولازوال محبت

نجرانی وفد یہ سن کر بہت غضبناک ہوا اور بولا محمد (ﷺ) کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) خُدا کے بیٹے ہیں (معاذاللہ) اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ کے ہوئے ہیں اور حضرت آدم تو ماں باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے تو جب انہیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مخلوق اور خدا کا بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔

(تفسیر الحسنات، جلد 1، صفحہ 541)

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

(آل عمران، پ3، آیت 81-82)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر، تفسیر نعیمی میں دوسری تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سارے پیغمبر حضور علیہ السلام کے نائب ہیں اور ازل میں حضور علیہ السلام سب کی اصل۔ نائب کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اصل کو پہچانے کہ اس کے پردے میں رہنے کے وقت اسکی نیابت میں حکومت کرے اور اس کی موجودگی میں اپنے کو گم کردے۔ سارے پیغمبر ظل ہیں۔ حضور علیہ السلام اصل۔ سارے پیغمبر تیمّم ہیں حضور علیہ السلام وضو۔ سارے پیغمبر دریا ہیں حضور علیہ السلام سمندر سارے پیغمبر چاند تارے ہیں حضور علیہ السلام سورج۔ سارے پیغمبر فیض لینے والے ہیں حضور ﷺ دینے والے۔ جہاں سمندر کا ظہور نہ ہو وہاں دریاؤں کی بادشاہت ہے۔ جب آفتاب درون پردہ ہوتا ہے تو چاند تاروں کی سلطنت ہے۔ جب وضو ناممکن ہو تو تیمّم کی حکومت ہے مگر سمندر پر پہنچ کر دریا گم، سورج کے نکلتے ہی تارے غائب۔ پانی کے آتے ہی تیمّم برخاست۔ فرمایا گیا تھا کہ اے گروہِ انبیاء تم اپنے کو بھی پہچانو اور اپنے اس سید کو بھی ہم سے عہد کرو کہ اگر تم ان کا زمانہ پاؤ تو ان کے دامنِ نور میں تاروں کی طرح چھپ جانا اور اپنے کو ان میں ایسا گم کر دینا جیسے دریا سمندر پہنچ کر۔ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے کیا خوب فرمایا ؎

آب آمد وہ کہے اور میں تیمّم برخاست
مشتِ خاک اپنی ہو اور نور کا اھلا تیرا

بولو تم اس کا اقرار کرتے ہو۔ اگر اقرار کرو گے تو نبوت کا تاج، نیابت کا تخت جوڑا، ولایت سب کچھ تمہارے لئے ہے اور اگر اس سے منہ پھیرا تو نبوت ولایت اور عنایت کا ذکر ہی کیا۔ کسی کو اسلام بھی نصیب نہیں ہو سکتا بلکہ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ہے

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصور میں تیرے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں
تجھ ہی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا
حقیقت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں

صوفیاء فرماتے ہیں کہ پچھلے پیغمبر دنیا میں آئے بھی اور چلے بھی گئے مگر حضور نبی کریم ﷺ آئے تو لیکن گئے نہیں۔ وہ آئے اور یہاں ہی رہے کہ ان کا دین تا قیامت بلکہ بعد قیامت بھی باقی ہے۔ اسی لئے ثُمَّ جَآءَ كُمْ فرما کر ان کے آنے کا ذکر فرمایا مگر یہ نہ کہا کہ جب وہ چلے جائیں تو تم پر ان کی اطاعت لازم نہیں۔ زمانہء نبی اور ہے زمانہ نبوت کچھ اور پھر دوسرے انبیاء کرام زمین میں آئے مگر حضور ﷺ دلوں، جانوں، ایمانوں میں بھی آئے۔ اس لئے جَآءَ كُمْ فرمایا جَآءَ فِيْ زَمَانِكُمْ یا جَآءَ فِيْ اَرْضِكُمْ نہ فرمایا۔ قرآن کریم میں حضور ﷺ کی آمد پر رسول نبی، نور برہان فرمایا گیا۔ مگر معراج میں بلانے پر عبد فرمایا کیونکہ حضور (ﷺ) دنیا میں شانِ رسالت سے آئے اور رب (جل شانہ) کے پاس شان عبدیت سے گئے۔ حاکم دفتر میں ڈی سی بن کر آتا ہے مگر اپنے گھر میں بیٹا باپ بھائی بن کر جاتا ہے۔ دنیا میں حضور ﷺ کا دفتر ہے وہ جگہ حضور ﷺ کا گھر ہے۔

بے مثل ولازوال محبت

تفسیر روح المعانی نے فرمایا کہ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور (ﷺ) نبی مطلق رسول حقیقی اور مستقل صاحب شریعت ہیں باقی انبیاء حضور علیہ السلام کے تابع، یہ اقرار نامہ انبیائے کرام کی نبوت کی تمہید تھا۔ جس پر سارے انعام موقوف تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو اسی اقرار پر قائم رکھے۔ اسی پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ بِرَحْمَتِهٖ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔

(تفسیر نعیمی، جلد3، صفحہ 596-597)

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

(آل عمران، پ4، آیت 121)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور یاد کرو اے محبوب جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

جمہور مُفسّرِین کا قول ہے کہ یہ بیان جنگِ اُحد کا ہے جس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں شکست کھانے سے کفّار کو بڑا رنج تھا اس لئے اُنہوں نے بقصدِ انتقام لشکرِ گراں مرتب کرکے فوج کشی کی، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی کہ لشکر کفّار اُحد میں اُترا ہے تو آپ نے اصحاب سے مشورہ فرمایا اس مشورت میں عبداللہ بن ابی بن سلول کو بھی بلایا گیا جو اس سے قبل کبھی کسی مشورت کے لئے بُلایا نہ گیا تھا اکثر

بے مثل ولازوال محبت

انصار کی اور اس عبداللہ کی یہ رائے ہوئی کہ حضور مدینہ طیبہ میں ہی قائم رہیں اور جب کفّار یہاں آئیں تب اُن سے مقابلہ کیا جائے یہی سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی تھی لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہئے اور اسی پر انہوں نے اصرار کیا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور اسلحہ زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے اب حضور کو دیکھ کر ان اصحاب کو ندامت ہوئی اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور کو رائے دینا اور اس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی اس کو معاف فرمایئے اور جو مرضیء مُبارک ہو وہی کیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ نبی کے لئے سزاوار نہیں کہ ہتھیار پہن کر قبل جنگ اُتار دے مشرکین اُحد میں چہار شنبہ پنج شنبہ کو پہنچے تھے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھ کر روانہ ہوئے اور پندرہ شوال 3ھ روز یک شنبہ اُحد میں پہنچے یہاں نزول فرمایا اور پہاڑ کا ایک درّہ جو لشکرِ اسلام کے پیچھے تھا اس طرف سے اندیشہ تھا کہ کسی وقت دشمن پشت پر سے آکر حملہ کرے اس لئے حضور نے عبداللہ بن زُبیر کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ وہاں مامور فرمایا کہ اگر دشمن اس طرف سے حملہ آور ہو تو تیر باری کر کے اُس کو دفع کر دیا جائے اور حکم دیا کہ کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنا خواہ فتح ہو یا شکست ہو عبداللہ بن ابی بن سلول منافق جس نے مدینہ طیبہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے دی تھی اپنی رائے کے خلاف کئے جانے کی وجہ سے برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور سیّدِعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو عمر لڑکوں کا کہنا تو مانا اور میری بات کی پروانہ کی اس عبداللہ بن لُئَیٰ کے ساتھ تین سو منافق تھے ان سے اس نے کہا کہ جب دشمن لشکرِ اسلام کے مقابل آجائے اس وقت بھاگ پڑو تا کہ لشکرِ اسلام میں ابتری ہو جائے اور تمہیں دیکھ کر اور لوگ بھی بھاگ نکلیں۔ مسلمانوں کے

لشکر کی کل تعداد معہ ان منافقین کے ہزار تھی اور مشرکین تین ہزار ، مقابلہ ہوتے ہی عبداللہ بن اُبَی منافق اپنے تین سو منافقوں کو لے کر بھاگ نکلا اور حضور کے سات سو اصحاب حضور کے ساتھ رہ گئے اللہ تعالیٰ نے اُن کو ثابت رکھا یہاں تک کہ مشرکین کو ہزیمت ہوئی اب صحابہ بھاگتے ہوئے مشرکین کے پیچھے پڑ گئے اور حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں قائم رہنے کے لئے فرمایا تھا وہاں قائم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے اِنہیں یہ دکھادیا کہ بدر میں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی تھی یہاں حضور کے حکم کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے دلوں سے رُعب و ہیبت دور فرمائی اور وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت ابو بکر و علی و عباس و طلحہ و سعد تھے اسی جنگ میں دندانِ اقدس شہید ہوا اور چہرۂ اقدس پر زخم آیا اسی کے متعلق یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 88)

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ۔

(الاعراف،پ9،آیت 172)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے انکی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔

تفسیر:۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس طرح کہ آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی اولاد اور اولاد کی پشت سے ان کی اولاد اور اس طرح قیامت تک ہونے والے لوگ چیونٹیوں کی شکل میں پھیلائے گئے۔ یعنی بعض کو بعض پر گواہ بنایا، اس طرح کہ اولًا ان کے دلوں میں توحید کے دلائل قائم فرمائے جس سے انہوں نے توحید کا اقرار کیا۔ پھر ایک دوسرے کو اس پر گواہ بنالیا گیا۔

یہ عہد و میثاق عام روحوں سے لیا گیا۔ جن میں انبیاء، اولیاء، مومنین، کفار، منافقین سبھی تھے۔ سب سے پہلے بَلٰی ہمارے حضور (ﷺ) کی روح انور نے کہا۔ حضور (ﷺ) سے سن کر تمام نبیوں کی روحوں نے بَلٰی کہا۔ انبیاء سے سن کر دیگر مخلوق نے، مگر کفار نے مجبوراً کہا، مومنین نے خوشی سے۔

یعنی توحید اور دلائل توحید کی، رب نے یہاں اقرار لے لیا۔ پھر انبیاء (علیہم السلام) کے ذریعے تمہیں اس اقرار کی خبر دی جاوے گی۔ جیسے ماں اپنے بچے کو اس کے لڑکپن کی بھولی ہوئی باتیں سناتی ہے تو بچہ مان لیتا ہے۔ ایسے ہی پیغمبر نے ہم کو ہمارا بھوالا ہوا عہد یاد دلایا۔ ماننا چاہیے لہٰذا تم یہ نہ کہہ سکو گے کہ ہم کو اس کی خبر نہ تھی۔ یہ اقرار منہ بند کرنے کو ہے۔

(تفسیر نور العرفان، صفحہ 275)

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۚ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔

(الانفال، پ9، آیت 30)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کرلیں یا شہید کردیں یا نکال دیں اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اس میں اس واقعہ کا بیان ہے جو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کُفّارِ قریش دارالندوہ (کمیٹی گھر) میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے اور ابلیسِ لعین ایک بُڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخِ نجد ہوں، مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا، میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا، انہوں نے اس کو شامل کرلیا اور سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی، ابوالبختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمّد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو، دروازہ بند کردو، صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں۔ اس پر شیطانِ لعین جو شیخِ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے، یہ خبر مشہور ہوگی اور ان کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمہارے ہاتھ سے چُھڑالیں گے۔ لوگوں نے کہا شیخِ نجدی ٹھیک کہتا ہے پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ان کو (یعنی محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) اونٹ پر سوار کرکے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضَرر نہیں۔ ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا جس شخص نے تمہارے ہوش اُڑادیئے

اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنادیا اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو، تم نے اس کی شیریں کلامی، سیف زبانی، دل کشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب تسخیر کر کے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے۔ اہلِ مجمع نے کہا شیخِ نجدی کی رائے ٹھیک ہے اس پر ابو جہل کھڑا ہوا اور اس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں، وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہو کر قتل کر دیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے۔ غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائے گا۔ ابلیسِ لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابو جہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ حضرتِ جبریل علیہ السلام نے سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی خواب گاہ میں شب کو نہ رہیں، اللہ تعالیٰ نے اِذن دیا ہے مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں۔ حضور نے علی مرتضٰی کو شب میں اپنی خواب گاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشتِ خاک دستِ مبارک میں لی اور آیت ''اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا'' پڑھ کر محاصَرہ کرنے والوں پر ماری، سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی، سب اندھے ہو گئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع ابو بکر صدیق کے غارِ ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضٰی کو لوگوں کو امانتیں پہنچانے کے لئے مکّۂ مکرّمہ میں چھوڑا۔ مشرکین رات بھر سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے، صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی ہیں، ان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو دریافت کیا گیا کہ کہاں ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لئے نکلے جب غار پر پہنچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے۔ حضور اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے۔

تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 237

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا

اللہ تعالٰی اپنے محبوب مکرم ﷺ سے قرآن پاک میں جا بجا بڑے دلنشین محبت بھرے انداز میں خطاب فرماتا ہے، یہاں پر بھی محبت بھرے انداز میں فرماتا ہے کہ اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا یعنی فلاں واقعہ یاد کرو جس کو تم چشم دید سے ملاحظہ فرمایا تھا۔ آیئے چند آیات مبارکہ ملاحظہ فرماتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۔

(ابراھیم، پ13، آیت24)

ترجمہ کنزالایمان:۔ کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ۔

(النسآء، پ5، آیت44)

ترجمہ کنزالایمان:۔کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کو کتاب سے ایک حصّہ مِلا گمراہی مول لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۔

(مریم ،پ16،آیت83)

ترجمہ کنزالایمان:۔کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے کہ وہ انہیں خوب اچھالتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِیْحَهٗؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ۔

(النور ،پ18،آیت41-42)

ترجمہ کنزالایمان:۔کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف پھر جانا

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَ لَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ۔

(الفرقان،پ19،آیت45)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان :۔اے محبوب کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھا کہ کیسا پھیلا یاسایہ اور اگرچاہتاتواسے ٹھہرایاہواکردیتاپھرہم نے سورج کواس پردلیل کیا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ۔

(الفجر،پ30،آیت6)

ترجمہ کنزالایمان :۔کیاتم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ۔

(البقرۃ،پ2،آیت243)

ترجمہ کنزالایمان :۔اے محبوب کیاتم نے نہ دیکھا تھاانہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تواللہ نے ان سے فرمایا مرجاؤ پھرانہیں زندہ فرمادیابیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والاہے مگراکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

تفسیر:۔

مولاناسید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

بنی اسرائیل کی ایک جماعت تھی جس کے بلاد میں طاعون ہواتو وہ موت کے ڈر سے اپنی بستیاں چھوڑ بھاگے اور جنگل میں جاپڑے بحکم الٰہی سب وہیں مرگئے کچھ عرصہ کے بعد حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعاسے انہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایااور وہ مدتوں

زندہ رہے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچاسکتا تو بھاگنا بے کار ہے جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی بندے کو چاہئے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے مجاہدین کو بھی سمجھنا چاہئے کہ جہاد سے بیٹھ رہنا موت کو دفع نہیں کر سکتا لہٰذا دل مضبوط رکھنا چاہئے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 54)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰىۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْاؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآىٕنَاؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ۔

(البقرۃ،پ2،آیت246)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسٰی کے بعد ہوا جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لئے کھڑا کردو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں نبی نے فرمایا کیا تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور اپنی اولاد سے تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔

تفسیر:۔

بے مثل ولازوال محبت

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور انہوں نے عہدِ الٰہی کو فراموش کیا بت پرستی میں مبتلا ہوئے سرکشی اور بد افعالی انتہا کو پہنچی ان پر قوم جالوت مسلّط ہوئی جس کو عمالقہ کہتے ہیں کیونکہ جالوت عملیق بن عاد کی اولاد سے ایک نہایت جابر بادشاہ تھا اس کی قوم کے لوگ مصر و فلسطین کے درمیان بحر روم کے ساحل پر رہتے تھے انہوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین لئے آدمی گرفتار کئے طرح طرح کی سختیاں کیں اس زمانہ میں کوئی نبی قوم بنی اسرائیل میں موجود نہ تھے خاندانِ نبوت سے صرف ایک بی بی باقی رہی تھیں جو حاملہ تھیں ان کے فرزند تولد ہوئے ان کا نام اشمویل رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو انہیں علم توریت حاصل کرنے کے لئے بیت المقدس میں ایک کبیر السن عالم کے سپرد کیا وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرتے اور آپ کو فرزند کہتے جب آپ سن بلوغ کو پہنچے تو ایک شب آپ اس عالم کے قریب آرام فرمارہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی عالم کی آواز میں یا اشمویل کہہ کر پکارا آپ عالم کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے عالم نے بایں خیال کہ انکار کرنے سے کہیں آپ ڈر نہ جائیں یہ کہہ دیا کہ فرزند تم سو جاؤ پھر دوبارہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی طرح پکارا اور حضرت اشمویل علیہ السلام عالم کے پاس گئے عالم نے کہا کہ اے فرزند اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا تیسری مرتبہ میں حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہوگئے اور انہوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا آپ اپنی قوم کی طرف جائیے اور اپنے رب کے احکام پہنچایئے جب آپ قوم کی طرف تشریف لائے انہوں نے تکذیب کی اور کہا کہ آپ اتنی جلدی نبی بن گئے اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے لئے ایک بادشاہ قائم کیجئے۔ (خازن وغیرہ)

کہ قوم جالوت نے ہماری قوم کے لوگوں کو ان کے وطن سے نکالا ان کی اولاد کو قتل و غارت کیا چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزندوں کو گرفتار کیا جب حالت یہاں تک پہنچ چکی تو اب ہمیں جہاد سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے تب نبی اللہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور ان کے لئے ایک بادشاہ مقرر کیا اور جہاد فرض فرمایا (خازن)۔۔۔جن کی تعداد اہل بدر کے برابر تین سو تیرہ تھی۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 54-55)

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡ حَآجَّ اِبۡرٰہٖمَ فِیۡ رَبِّہٖۤ اَنۡ اٰتٰىہُ اللّٰہُ الۡمُلۡکَ۔

(البقرۃ، پ3، آیت 258)

ترجمہ کنزالایمان:۔اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

تمام زمین کی سلطنت عطا فرمائی اس پر اس نے بجائے شکر و طاعت کے تکبر و تجبر کیا اور ربوبیت کا دعوی کرنے لگا اس کا نام نمرود بن کنعان تھا سب سے پہلے سر پر تاج رکھنے والا یہی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو خدا پرستی کی دعوت دی خواہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل یا اس کے بعد تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 58)

بے مثل ولازوال محبت

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ۔

(الاعراف،پ9،آیت175)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

یعنی بلعم باعور جس کا واقعہ مفسّرین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسٰی علیہ السلام نے جبّارین سے جنگ کا قصد کیا اور سر زمینِ شام میں نُزول فرمایا تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسٰی علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں ہمیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کریں گے اور بجائے ہمارے بنی اسرائیل کو اس سر زمین میں آباد کریں گے ، تیرے پاس اسمِ اعظم ہے اور تیری دعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللہ تعالٰی سے دعا کر اللہ تعالٰی انہیں یہاں سے ہٹا دے۔ بلعم باعور نے کہا تمہارا بُرا ہو حضرت مُوسٰی علیہ السلام نبی ہیں اور ان کے ساتھ فرشتے ہیں اور ایمان دار لوگ ہیں ، میں کیسے ان پر دعا کروں ؟ میں جانتا ہوں جو اللہ تعالٰی کے نزدیک ان کا مرتبہ ہے اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت اِلحاح و زاری کے ساتھ انہوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعور نے کہا کہ میں اپنے ربّ کی مرضی معلوم کر لوں اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کر لیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا چنانچہ اس مرتبہ بھی اس کو یہی جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ

السلام اور ان کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا، اس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے ربّ سے اجازت چاہی تھی مگر میرے ربّ نے ان پر دعا کرنے کی مُمانعت فرما دی تب قوم نے اس کو ہدیئے اور نذرانے دیئے جو اس نے قبول کئے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعور نے ربّ تبارک وتعالیٰ سے اجازت چاہی اس کا کچھ جواب نہ ملا، اس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگراللہ کو منظور نہ ہوتا تو وہ پہلے کی طرح دوبارہ بھی منع فرماتا اور قوم کا اِلحاح واصرار اور بھی زیادہ ہوا حتیٰ کہ انہوں نے اس کو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لئے جو دعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اس کی زبان پر آتا تھا۔ قوم نے کہا اے بلعم یہ کیا کر رہا ہے؟ بنی اسرائیل کے لئے دعا کرتا ہے ہمارے لئے بددعا، کہا یہ میرے اختیار کی بات نہیں، میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور اس کی زبان باہر نکل پڑی تو اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا وآخرت دونوں برباد ہو گئیں۔ اس آیت میں اس کا بیان ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 227)

اَلَمۡ تَرَ اَنَّهُمۡ فِىۡ كُلِّ وَادٍ يَّهِيۡمُوۡنَ وَ اَنَّهُمۡ يَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا يَفۡعَلُوۡنَ ۔

(الشعراء، پ19، آیت225-226)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سر گرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔

تفسیر:۔

بے مثل ولازوال محبت

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔
اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو و باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں جھوٹی مدح کرتے ہیں جھوٹی ہجو کرتے ہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پر ہو مسلمان شعراء جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنٰی کئے گئے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 490)

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ۔

(لقمٰن، پ21، آیت20)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔
آسمانوں میں مثل سورج، چاند، تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے ہو اور زمینوں میں دریا، نہریں، کانیں، پہاڑ، درخت، پھل، چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو۔

بے مثل ولازوال محبت

ظاہری نعمتوں سے درستیٔ اعضاء و حواسِ خمسہ ظاہرہ اور حسن و شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علمِ معرفت و ملکاتِ فاضلہ وغیرہ۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نعمتِ ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمتِ باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دیئے، تمہارا افشاءِ حال نہ کیا، سزا میں جلدی نہ فرمائی۔ بعض مفسّرین نے فرمایا کہ نعمتِ ظاہرہ درستیٔ اعضاء اور حسنِ صورت ہے اور نعمتِ باطنہ اعتقادِ قلبی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمتِ ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسنِ خُلق۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمتِ ظاہرہ احکامِ شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمتِ باطنہ شفاعت۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمتِ ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتح یاب ہونا ہے اور نعمتِ باطنہ ملائکہ کا امداد کے لئے آنا۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمتِ ظاہرہ رسول کا اِتّباع ہے اور نعمتِ باطنہ ان کی مَحبت۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَہٗ وَمَحَبَّتَہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

تو جو کہیں گے جہل و نادانی ہوگا اور شانِ الٰہی میں اس طرح کی جرأت و لب کشائی نہایت بیجا اور گمراہی ہے۔

شانِ نُزول:۔ یہ آیت نضر بن حارث واُبَیّ بن خلف وغیرہ کُفّار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بے علم و جاہل ہونے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 537)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔

(الفیل، پ30، آیت1)

بے مثل ولازوال محبت

ترجمہ کنزالایمان :۔اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔

تفسیر:۔

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

ہاتھی والوں سے مراد ابرہہ اور اس کا لشکر ہے ، ابرہہ یمن و حبشہ کا بادشاہ تھا اس نے صنعاء میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا تھااور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکّہ مکرّمہ کے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی ، قبیلۂ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پاکر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کردیا اس پر ابرہہ کو بہت طیش آیا اوراس نے کعبہ کے ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا پیش رو ایک بڑا عظیم الجثّہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا ابرہہ نے مکّہ مکرّمہ کے قریب پہنچ کر اہلِ مکّہ کے جانور قید کرلئے ان میں دو سو اونٹ عبدالمطلب کے بھی تھے عبدالمطلب ابرہہ کے پاس آئے تھے بہت جسیم و باشکوہ ، ابرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں ابرہہ نے کہا مجھے بہت تعجّب ہوتا ہے کہ میں خانۂ کعبہ کو ڈھانے کے لئے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظّم و محترم مقام ہے تم اس کے لئے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کے لئے کہتے ہو آپ نے فرمایا میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کے لئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کردیئے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبدالمطلب نے

بے مثل ولازوال محبت

دروازۂ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکروں کو تیاری کا حکم دیا اور ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا جب کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندان پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 782-783)

نمبر شمار	کتابیات
1	تفسیر خزائن العرفان، مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی،اویس کمپنی ،3-الکریم مارکیٹ،اُردو بازار، لاہور
2	تفسیر نورالعرفان، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ ،چوک پاکستان، گجرات
3	تفسیر الحسنات،علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری،ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
4	تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ ،چوک پاکستان، گجرات، اشاعت 2002ء
5	تفسیر اشرفی،علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی،ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور کراچی،اشاعت: ذوالحجہ 1433ھ/اکتوبر 2012ء
6	تفسیر نجوم الفرقان، مولانا عبدالرزاق بھترالوی حطاروی، جامعہ جماعتیہ مہر العلوم، روالپنڈی
7	تفسیر ضیاء القرآن، پیر محمد کرم شاہ الازہری،ضیاء القرآن پبلیکیشنز،گنج بخش روڈ لاہور، مطبع: تخلیق مرکز پرنٹرز لاہور

غیر مطبوعہ کتب

- ایک حدیث تین باتیں
- ایک حدیث ایک بات تین تاکید
- درود شریف
- حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- پیدائش مولیٰ کی دھوم
- میلاد قرآن وحدیث کی روشنی میں
- میلاد النبی ﷺ کا ثبوت
- بے مثل ولازوال محبت
- شان عظمت اہل بیت رضی اللہ عنہم
- عقائد امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
- ایمان کی بنیاد
- اصلی چہرے
- انگریز کے ایجنٹ کون؟
- ننگے سر نماز
- پاکستان کے مخالف علماء
- حکیم الامت کی فحش باتیں
- زمین ساکن ہے
- بے ادبیاں اور گستاخیاں
- راہ ہدایت
- کیا جہاد قسطنطنیہ میں یزید شریک تھا؟
- نماز کی باتیں
- باطل اپنے آئینے میں
- تحریک پاکستان اور معارف رضا
- وہابی جہاد کی حقیقت
- وسیلہ کا ثبوت
- علماء دیوبند کا دوغلہ پن
- دیوبندی کرتوت کے چند نمونے
- حکیم الامت کے ڈھنگ نرالے
- جہاد یا فساد
- خوابوں کی کہانی
- ایک چہرہ دوروپ
- مشابہت
- تقویۃ الایمان کا جائزہ
- مودودیت کیا ہے؟
- شب برات ایک عظیم رات